دورِ فتن میں راہِ نجات

ترتیب و تدوین

غلام مرتضٰی علوی

﴿سینئر نائب ناظمِ دعوت، تحریکِ منہاجُ القرآن﴾

نظامتِ دعوت
تحریکِ منہاجُ القرآن

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 042-111-140-140

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

بسم الله الرحمن الرحيم

مَولَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ
وَالْفَرِیقَینِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

نام کتاب : دورِ فتن میں راہِ نجات

از اِفادات : شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

زیرنگرانی : علامہ رانا محمد اِدریس (مرکزی ناظمِ دعوت)

ترتیب و تدوِین : علامہ غلام مرتضیٰ علوی (سینئر نائب ناظمِ دعوت)

معاوِن : علامہ اِرشاد حسین سعیدی (سینئر نائب ناظمِ دعوت)

کمپوزنگ : غلام نبی قادری

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

ناشر مرکزی نظامت دعوت تحریک منہاج القرآن

اِشاعتِ اَوّل : ستمبر 2006ء تعداد: 3000

اِشاعتِ دُوُم : اکتوبر 2006ء تعداد: 5000

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنسانی زندگی خیر و شر کی کشمکش سے عبارت ہے۔ نیکی و بدی کی یہ جنگ اُسی دن شروع ہوگئی تھی جب اِبلیس نے اللہ تعالی کے برگزیدہ نبی حضرت آدم علیہ السلام کی تکریم سے اِنکار کرکے حکمِ اِلٰہی کی نافرمانی کی تھی۔ یہ سب سے پہلی حکم عدولی تھی، جسے قرآن حکیم نے فسق سے تعبیر کیا۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّـهٖ۔[1]

’’وہ (اِبلیس) جنات میں سے تھا تو وہ اپنے رب کی اِطاعت سے باہر نکل گیا۔‘‘

یہیں سے اِطاعت اور نافرمانی کی کشمکش شروع ہوگئی۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر وُرود کے ساتھ ہی حیاتِ بنی آدم کو آزمائش اور زمین کو اِمتحان گاہ بنا دیا گیا، جس کے نتیجے میں زمین پر خیر و شر کے تصادُم کا آغاز ہوا۔ نیکی اور بدی میں اُس کشمکش کے باعث دو راستے وُجود میں آئے۔ اُنہی راستوں کی نشاندہی قرآنِ مجید یوں کرتا ہے:

وَهَدَيْنٰـهُ النَّجْدَيْنِo[2]

’’اور ہم نے اُسے (خیر و شر کے) دو نمایاں راستے (بھی) دکھا دیئےo‘‘

اللہ ربُّ العزت نے اُن دونوں راستوں کی پہچان کو اِنسانی فطرت کا حصہ بنا کر اِنسان کو اُن راستوں کی علامات سے آگاہ کر دیا، مگر خیر و شر میں سے کسی ایک راستے کا اِنتخاب اُس کی صوابدید پر چھوڑ دیا۔ قرآنِ حکیم فرماتا ہے:

---

(۱) الکهف، ۱۸: ۵۰

(۲) البلد، ۹۰: ۱۰

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ○[1]

’’پھر اُس نے اُسے اُس کی بدکاری اور پرہیزگاری (کی تمیز) سمجھا دی ○‘‘

گویا اللہ رب العزت نے انسان کو دونوں میں سے کوئی ایک راستہ اختیار کرنے پر مجبور نہیں کیا، بلکہ ہدایت و گمراہی کے راستوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کو انسان کی مرضی پر موقوف کر دیا، جیسا کہ اِرشاد باری تعالی ہے:

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۔[2]

’’پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔‘‘

وِلایتِ رحمٰن اور وِلایتِ شیطان کا نظام

خیر و شر کی کشمکش اور تصادم میں شیطان فسق و نافرمانی، گمراہی و بے دینی، بداِعتقادی و بےعملی، ظلم و اِستحصال، فحاشی و عریانی اور جبر و اِستبداد کا علم بردار بن گیا۔ اُس نے اپنی گمراہی کا اِلزام اللہ ربُّ العزت پر عائد کیا اور آدم علیہ السلام اور بنی آدم سے اِنتقام لینے کے لیے اِنسانیت کو گمراہ کرنے اور پھر گمراہ اِنسانوں پر مشتمل اپنی جماعت تیار کرنے کا اِعلان کر دیا۔ اُس نے کہا:

فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ○[3]

’’پس اِس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے (مجھے قسم ہے کہ) میں (بھی) اُن (اَفرادِ بنی آدم کو گمراہ کرنے) کے لیے تیری سیدھی راہ پر ضرور بیٹھوں گا (تا آں کہ اُنہیں راہِ حق سے ہٹا دوں) ○‘‘

شیطان نے ساری اِنسانیت کو گمراہ کرنے کے لیے اللہ تعالی سے مہلت طلب

(۱) الشمس، ۹۱: ۸

(۲) الکہف، ۱۸: ۲۹

(۳) الأعراف، ۷: ۱۶

کی، اُسے مہلت تو مل گئی لیکن گمراہی کے فروغ کی منصوبہ بندی کرتے وقت اُسے معلوم تھا کہ تمام اِنسان میرے جال میں پھنسنے والے نہیں ہیں۔ یقیناً اللہ ربُّ العزت کے مخلص بندے میرے مکر و فریب سے بچ جائیں گے۔ اِس کا اقرار اُس نے اِن اَلفاظ میں کیا:

قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِیْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَo اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَo[1]

’’اِبلیس نے کہا: اے پروردگار! اس سبب سے جو تو نے مجھے گمراہ کیا، میں (بھی) یقیناً ان کے لیے زمین میں (گناہوں اور نافرمانیوں کو) خوب آراستہ و خوش نما بنا دوں گا اور ان سب کو ضرور گمراہ کر کے رہوں گاo سوائے تیرے ان برگزیدہ بندوں کے جو (میرے اور نفس کے فریبوں سے) خلاصی پا چکے ہیںo‘‘

اللہ ربُّ العزت نے اپنے مخلص بندوں پر شیطان کا داؤ نہ چلنے پر مہرِ تصدیق ثبت فرماتے ہوئے اُس سے کہا:

هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِيْمٌo اِنَّ عِبَادِیْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ۔[2]

’’یہ (اِخلاص ہی) راستہ ہے جو سیدھا میرے دَر پر آتا ہےo بے شک میرے (اِخلاص یافتہ) بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔‘‘

ابلیس کے اِعلانِ بغاوت اور اللہ رب العزت کے اپنے مخلصین کی حفاظت کی ضمانت کے نتیجہ میں انسانوں کے دو گروہ بن گئے: ایک رحمٰن کا فرماں بردار، تو دُوسرا شیطان کا پیروکار؛ ایک حق و ہدایت کا علم بردار، تو دُوسرا باطل و گمراہی کا پیام بر؛ ایک وِلایتِ رحمٰن کے زُمرے میں آیا، تو دُوسرا ولایتِ شیطان کے شمار میں؛ اِعلانِ حق نظامِ ہدایت بن کر زمین پر اُترا جب کہ شیطان کا اِعلانِ بغاوت نظامِ دجل و فریب کی شکل میں زمین پر پھیل گیا۔ خیر کے پیام بروں کی طاقت کا سرچشمہ رحمٰن ہے، جب کہ شر کے

(۱) الحجر، ۱۵: ۳۹، ۴۰

(۲) الحجر، ۱۵: ۴۱، ۴۲

پیروکاروں کی پشت پناہی شیطان کرتا ہے۔ ہدایت کے حاملین نے اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت سے روئے زمین پر نیکی و بھلائی اور خیر کا نظام بپا کرنے کا عہد کیا، جب کہ شیطانی کارندوں نے شیطان کی رہنمائی میں باطل کے فروغ کا جھنڈا تھام لیا۔

اللہ تعالی نے نہ صرف پیغامِ ہدایت کو فروغ دینے والوں کے سروں پر ولایتِ رحمانی کا تاج سجا کر انہیں اہلِ حق کے گروہ میں شامل کرنے کا اعلان فرما دیا بلکہ اس ولایت کا دروازہ انبیاء و رُسل کے ساتھ ساتھ مومنین کے لیے بھی کھول دیا۔ اعلان ہوتا ہے:

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ (۱)

’’بے شک تمہارا (مددگار) دوست تو اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں۔‘‘

جب کہ اللہ تعالی نے شر کے پیروکاروں اور ان کے سرغنہ شیطان کے سر پر ظلمت و گمراہی کا تاج رکھ کر اُن سب کے لیے جہنم میں ٹھکانہ مقدر کرتے ہوئے فرمایا:

اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ○ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ○ (۲)

’’سوائے ان بھٹکے ہوؤں کے جنہوں نے تیری راہ اختیار کی○ اور بے شک ان سب کے لیے وعدہ کی جگہ جہنم ہے○‘‘

اہلِ حق کو فتح کی نوید

حق و باطل کی مذکورہ کشمکش کے نتیجہ میں جب دو گروہ وُجود میں آئے تو اللہ تعالی نے اپنی ولایت کی راہ اِختیار کرنے والوں کو اپنی جماعت ’’حزبُ اللہ‘‘ قرار دیا، اور شیطانی راہ اپنانے اور شیطانی ولایت کا لباس پہننے والوں کو ’’حزبُ الشیطان‘‘ قرار دے دیا۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ان دونوں گروہوں کی اس کشمکش کے نتیجہ سے متعلق ارشاد فرمایا:

---

(۱) المائدة، ۵: ۵۵

(۲) الحجر، ۱۵: ۴۲، ۴۳

فَاِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الغَالِبُوْنَ○(۱)

’’(اور) اللہ کی جماعت (کے لوگ) ہی غالب ہونے والے ہیں○‘‘

ایک اور مقام پر اللہ ربُّ العزت نے اپنے مقرب رسولوں یعنی اُلوہی ہدایت کے علم برداروں کے فتح و غلبہ کا اِعلان یوں فرمایا:

کَتَبَ اللهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔(۲)

’’اللہ نے لکھ دیا ہے کہ یقیناً میں اور میرے رسول ضرور غالب ہو کر رہیں گے۔‘‘

مذکورہ آیاتِ مبارکہ سے واضح ہوگیا کہ نیکی و بدی کی اِس کشمکش میں فتح و غلبہ ہمیشہ حق اور اہلِ حق کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ رحمانی قوتیں ہمیشہ شیطانی قوتوں پر غالب آتی رہیں گی، شیطان اور اس کا گروہ تمام تر حملوں کے باوجود مخلص بندوں پر غلبہ پانے سے عاجز رہے گا اور یوں شر کا نظام ہمیشہ خیر کے سامنے نادِم و شرم سار ہوتا رہے گا۔

وِلایتِ رحمٰن ...... غلبۂ حق کا بنیادی تقاضا

حق و باطل کی اس کشمکش میں شیطان کا گروہ اِبلیس سے مدد طلب کرتا ہے، جب کہ حزبُ الرحمٰن باطل کے مقابلہ کے لیے اپنی ممکنہ صلاحیتوں اور تمام وسائل کو بروئے کار لانے کے ساتھ ساتھ ولایتِ رحمٰن پر اِنحصار کرتا ہے۔ قرآنِ مجید ایک خوبصورت مثال سے اِس اَمر کی یوں وضاحت کرتا ہے:

اِنَّهٗ یَرٰکُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ۔(۳)

’’بے شک وہ (خود) اور اس کا قبیلہ تمہیں (ایسی ایسی جگہوں سے) دیکھتا ہے‘‘

(۱) المائدۃ، ۵: ۵۶

(۲) المجادلۃ، ۵۸: ۲۱

(۳) الأعراف، ۷: ۲۷

آیتِ مذکورہ کی رُو سے شیطان اوراس کے قبیلہ (جن اور انسان) کو ساری کائنات میں بہ یک وقت دیکھنے اور خبردار رہنے کی قوت حاصل ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالی کی طرف سے حزبُ الشیطان کے مقابلے میں حزبُ الرحمٰن کو عطا کی گئی قوتوں کا ذکر قرآنِ مجید نے یوں کیا ہے:

فَسَيَرَى اللهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ۔[1]

”سوعنقریب تمہارے عمل کو اللہ (بھی) دیکھ لے گا اور اس کا رسول (ﷺ بھی) اور اہلِ ایمان (بھی)۔“

لہٰذا خیر وشر کے اس تصادم میں جیسے دیکھنے کی قوت کارفرما ہے اسی طرح علم اور خبردار رہنے کی قوت، حالات کا رُخ بدلنے کی قوت اور گمراہی یا ہدایت کے اثرات مرتب کرنے کی قوت بھی کارفرما ہوتی ہے۔ الغرض حق و باطل کے تصادم میں کارفرما تمام عوامل کے اِعتبار سے اہلِ حق کا قیامت تک ان تمام تقاضوں سے متصف ہونا ضروری ہے، جوحق تعالی کے اُس اِعلانِ غلبہ و فتح کا راستہ ہموار کرسکیں اور اُس ساری تیاری کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی نے اہلِ حق کوتلقین کی کہ

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۝[2]

”اگر اللہ تمہاری مدد فرمائے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا، اور اگر وہ تمہیں بے سہارا چھوڑ دے تو پھر کون ایسا ہے جو اس کے بعد تمہاری مدد کر سکے، اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیے۝“

گویا حق کی کامیابی کا دار و مدار وِلایتِ رحمٰن پر ہے۔

(۱) التوبة، ۹: ۱۰۵
(۲) آل عمران، ۳: ۱۶۰

خیر و شر کی دائمی کشمکش

خیر و شر کی یہ کشمکش قیامت تک یوں ہی جاری رہے گی۔ شیطان اور حزبُ الشیطان قیامت تک کفر و ظلمت کے غلبہ کی کوشش کرتے رہیں گے، جب کہ نبوت و رِسالت کے سلسلہ کے خاتمہ یعنی حضور ختمی مرتبت ﷺ کی تشریف آوری کے بعد اُمت کے ائمہ و مجتہدین حق کی فتح اور ہدایت کے فروغ کا فریضہ ادا کرتے رہیں گے اور ولایتِ رحمان کے سبب ہدایت کا لباس زیبِ تن فرما کر قیامت تک شیطان اور اس کے کارندوں پر ہر لحاظ سے فتح و برتری حاصل کرتے رہیں گے۔ یہ ائمہ و مجتہدین، اَولیاء و صلحاء اور علماء حق کا گروہ ہے جو اپنے اپنے منصب اور استطاعت کے مطابق قیامت تک حق اور اہلِ حق کو سربلند کرنے کے لیے برسرِ پیکار رہیں گے، اور ہدایت اور نیکی کی صورت میں نبوی فَیض انسانوں میں تقسیم کرتے رہیں گے۔

موجودہ دورِ فتن اور حق و باطل کی کشمکش

دورِ حاضر میں حق و باطل کی اِسی اَزلی و اَبدی کشمکش پر نظر دوڑائی جائے تو ہمیں یہ تصادم اپنے عروج پر دکھائی دیتا ہے، برائی بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے، شر اپنے پر پھیلاتا نظر آتا ہے، امانت و دیانت اور عدل و اِنصاف رَختِ سفر باندھ چکے ہیں، شرافت و صداقت کی جگہ جھوٹ اور ریاکاری نے لے لی ہے، نمائش و دکھلاوے نے طاعت و تقویٰ کو رخصت کر دیا ہے، امن و سکون فتنہ و فساد کی نظر ہو چکا ہے، عصمت و حیا پر فحاشی و عریانی غالب آ گئی ہے، برائی کی رغبت نے عبادت کا ذوق سلب کر لیا ہے، سجدہ ریزیوں کی جگہ تکبر نے لے لی ہے، تواضع و اِنکساری آج خود پسندی میں بدل گئی ہے، جہالت ہدایت کا بھیس بدل کر گمراہی کو عام کر رہی ہے، عقیدہ و سوچ میں لادینیت نمایاں ہونے لگی ہے، عمل میں صالحیت کی جگہ فسق و فجور بڑھ رہا ہے، برائی کے عوامل کثیر ہو گئے ہیں، باطل کئی شکلوں میں امت کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، مادیت و عقل پرستی عقیدت پر حملہ آور ہے، اَخلاقی قدریں مٹتی جا رہی ہیں، معیشت پر قارونیت اور سیاست پر فرعونیت کا غلبہ ہو چکا ہے، تہذیب و ثقافت کو

لچرپن اور جنسی بے راہ روی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے، سوچ کے دھارے بدل گئے ہیں، الغرض دینی سطح ہو یا دُنیوی، سارا ماحول شیطان کے تابع نظر آتا ہے۔

یہ تمام حالات و واقعات دورِ فتن کی علامات ہیں، جن کی نشاندہی پیغمبر آخر الزماں ﷺ نے پہلے ہی فرما دی تھی۔ ذیل میں چند احادیثِ مبارکہ بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں تاکہ زبانِ نبوی ﷺ سے دورِ فتن کے اثرات کی تصدیق ہو سکے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرَجُ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيُّمَا هُوَ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، الْقَتْلُ۔(۱)

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمانہ قیامت قریب ہو جائے گا اور عمل کم ہو جائیں گے، دلوں میں بخل ڈال دیا جائے گا، فتنے زیادہ ہونے لگیں گے اور ہرج بکثرت ہونے لگیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل ہے، قتل ہے (یعنی بہ کثرت قتل ہوں گے)۔‘‘

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا، تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ فِيْهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ۔(۲)

’’عنقریب فتنے ہوں گے، ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا، اُن میں

---

(۱) بخاری، الصحیح، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، ۶: ۲۵۹۰، رقم: ۶۶۵۲

(۲) بخاری، الصحیح، کتاب الفتن، باب تکون فتنة القاعد فیها خیر من القائم، ۶: ۲۵۹۴، رقم: ۶۶۷۰

کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور ان میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص فتنوں کی طرف نظر اُٹھائے گا وہ اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ جو کوئی اُن میں ٹھہرنے یا پناہ لینے کے لیے جگہ پائے وہ اُس کی پناہ لے لے۔‘‘

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَفْشُوا الزِّنَى وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ۔(۱)

’’علمِ (نافع) کا اٹھ جانا، جہالت کا غالب ہو جانا، بدکاری اور شراب نوشی کا عام ہو جانا، مردوں کا کم ہونا اور عورتوں کا (تعداد میں زیادہ) باقی رہنا - یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران ایک مرد ہوگا - یہ سب (قربِ) قیامت کی علامات میں سے ہیں۔‘‘

مذہب میں فتنوں کا ظہور

جب ہر سمت قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو، بداَمنی، فحاشی و عریانی کا سیلاب رواں ہو، اکثر مساجد اللہ کی عبادت و بندگی کی بجائے بداَمنی، فتنہ و فساد اور قتل و غارت کا نشانہ بن جائیں، زندگی کا ہر شعبہ فتنہ و فساد کی لپیٹ میں آجائے تو ایسے دور میں دنیا کے مال و متاع کے ساتھ ساتھ ایمان بھی لٹ جاتا ہے، اَخلاق، حیا اور ایمان کی قدریں مٹتی چلی جاتی ہیں، روحانی اَقدار ختم ہو جاتی ہیں اور رسومات تصوف کے نام پر ایک کاروبار بن جاتی ہیں۔ گویا ایسے دور میں حق و باطل کی کشمکش اس عروج پر ہوتی ہے کہ مذہب میں بھی فتنے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اِن حالات میں اہلِ حق اپنا ایمان کیسے بچائیں؟

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب العلم، باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن فی آخر زمانه، ۴: ۲۰۵۶، رقم: ۲۶۷۱

کیا ایسے دور میں کسی ایسے گروہ میں شمولیت سے ایمان بچ سکتا ہے جو اپنی تبلیغ و اِشاعت کے ذریعے مسلمانوں کی اَکثریت کو کافر و مشرک قرار دے کر ان کے خلاف جہاد کرنے کا درس دے؟ یقیناً نہیں۔ کیا ایسے دور میں کسی ایسے فرقے میں شامل ہونے سے ایمان محفوظ رہے گا جو جہاد کے نام پر مسلمانوں کے خلاف ہی بندوق اٹھانے کا درس دے؟ یقیناً نہیں۔ کیا فتنہ و فساد سے بھرپور اِس معاشرے میں خود کو معاشرے سے کاٹ کر تنہا اللہ اللہ کرنے سے ایمان بچایا جا سکتا ہے؟ یقیناً مشکل ہے۔ کیا کسی ایسی تحریک، جماعت، گروہ یا فرقے میں شامل ہونے سے آخرت کی ضمانت میسر آسکتی ہے جو دین کے ایک حصے پر تو عمل کر رہا ہو اور دوسرے حصے کی نفی کر رہا ہو؟ یقیناً دین کے بعض پہلوؤں سے اِنکار ہمیں صراطِ مستقیم کی ضمانت نہیں دے سکتا۔

معزز قارئین! ہر وہ جماعت، گروہ، طبقہ، یا فرقہ جو اَمن، پیار اور محبت کی بجائے فتنہ و فساد کا درس دے، جو حضور ﷺ کی امت کو ایک کرنے کی بجائے ٹکڑوں میں تقسیم کرے، جس کی تبلیغ کے بعد پیغمبرِ اِسلام حضرت محمد ﷺ سے تعلق کمزور ہو، مسلمان رحمت و شفقت کا پیکر بننے کی بجائے آپس میں دست و گریبان ہو جائیں تو یقیناً ایسے گروہ خوبصورت تبلیغ اور عبادت کے باوجود حزبُ الرحمٰن نہیں حزبُ الشیطان ہیں۔ حضور ﷺ نے مذہب میں داخل فتنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے نام نہاد دعوت و اِرشاد کے علم برداروں کے بارے میں اِرشاد فرمایا کہ عبادت و بندگی کی کثرت اُنہیں فتنہ و فساد سے بچنے کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَی الْقَبْرِ، فَیَتَمَرَّغُ عَلَیْهِ، وَیَقُوْلُ: یَالَیْتَنِی! کُنْتُ مَکَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، وَلَیْسَ بِهِ الدِّیْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ۔(۱)

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب الفتن، باب لا تقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل، ۴: ۲۲۳۰، حدیث: ۲۹۰۷

’’قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! دُنیا ختم ہونے سے پہلے ایک شخص قبر پر سے گزرتے گا اور اُس پر رُک کر کہے گا: کاش! میں اس (قبر میں) قبر والے کی جگہ پر ہوتا۔ اور اُس وقت دین صرف آزمائشوں اور مصیبتوں کا نام ہوگا۔‘‘

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، يَجْتَمِعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَيْسَ فِيْهِمْ مُؤْمِنٌ۔ (۱)

’’لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مساجد میں جمع ہوں گے اور نمازیں ادا کریں گے لیکن ان میں کوئی مومن نہیں ہوگا۔‘‘

سیدنا علی کرم اللہ وجھہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَيْسَ قِرَاءَتُكُمْ إِلَى قِرَاءَتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلاَ صَلَاتُكُمْ إِلَى صَلَاتِهِمْ بِشَيْءٍ، وَلاَ صِيَامُكُمْ إِلَى صِيَامِهِمْ بِشَيْءٍ، يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ يَحْسِبُوْنَ أَنَّهُ لَهُمْ، وَهُوَ عَلَيْهِمْ لاَ تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔ (۲)

’’میری اُمت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی، وہ ایسا قرآن پڑھیں گے کہ اُن کے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی، نہ اُن کی

(۱) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۱۶۳، رقم: ۳۰۳۵۵

(۱) مسلم، الصحیح، کتاب الزکوۃ، باب التحریض علی قتل الخوارج، ۲: ۷۴۸، رقم: ۱۰۶۶

نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی، نہ اُن کے روزوں کے سامنے تمہارے روزوں کی کوئی حیثیت ہوگی۔ وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کے لیے مفید ہے لیکن درحقیقت وہ ان کے لیے مضر ہوگا، نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔‘‘

دورِ فتن میں ولایتِ رحمٰن کی تلاش

اِن احادیثِ مقدسہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے مذہب میں فتنوں کے داخل ہونے کا تفصیلی ذکر فرمایا اور یہ وضاحت فرمائی کہ دورِ فتن میں دین اور اِسلام کا نام لینے والی اور قرآن، نماز اور روزہ کی پابند ایسی جماعتیں بھی ہوں گی، جن کے ظاہری اَعمال تم سے زیادہ اور بہتر ہوں گے مگر اُن کے بغض و عداوت اور فتنہ وفساد کے باعث سینے اِیمان کے نور سے خالی ہوں گے۔ لہٰذا تم صرف تلاوتِ قرآن یا نماز روزہ کا پیغام سمجھ کر ان میں شامل ہو کر اپنا ایمان ضائع نہ کر بیٹھنا۔ اس واضح تنبیہ کے بعد یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ دورِ فتن میں محض نماز روزہ کی کثرت کرنے والی جماعتیں بھی فتنہ وشر سے محفوظ نہیں ہوں گی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسے دور میں انسان پناہ کے لیے کہاں جائے، اُسے کہاں سے امان میسر آئے گی؟ ایسے دورِ فتن میں پناہ کے حصول کے لئے قرآن و حدیث سے ہمیں مکمل رہنمائی میسر آتی ہے۔ قرآن مجید نے سورۂ کہف میں اَصحابِ کہف کا ذکر کیا ہے، جنہوں نے فتنہ وفساد کے دور میں اپنا اِیمان بچانے کے لئے غار میں پناہ لیتے ہوئے اللہ کے حضور عرض کی تھی:

رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝(۱)

’’اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما اور ہمارے کام میں

(۱) الکہف، ۱۸: ۱۰

راہ یابی (کے اَسباب) مہیا فرما٥‘‘

اِسی طرح سیدنا یوسف علیہ السلام نے بھی عزیزِ مصر کے محل میں برائی اور بدکاری کی دعوت دینے والے پُرفتن ماحول سے نجات پانے کے لئے دعا کرتے ہوئے عرض کی:

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِیْ اِلَيْهِ (۱)

یوسف علیہ السلام نے (سب کی باتیں سن کر) عرض کیا: اے میرے رب! مجھے قید خانہ اُس کام سے کہیں زیادہ محبوب ہے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں۔

فتنے کے ماحول سے کنارہ کشی اختیار کرنے کا مفہوم حضور کے ارشاد گرامی میں بھی ملتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

’’ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمان شخص کا سب سے بہترین مال ایک بکری ہوگی جس کے ساتھ وہ پہاڑ کی چوٹی اور بارش کے نازل ہونے کی جگہ پر جائے گا اور اپنے دین کو بچانے کے لیے فتنوں کے شر سے بھاگے گا۔‘‘

گویا دورِ فتن میں پناہ کی تلاش اہلِ ایمان، اللہ کے مقرب بندوں اور انبیاء علیہ السلام کی سنتِ مبارکہ ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا آیات و احادیث میں غار، قید خانے اور پہاڑوں کا ذکر آیا ہے، اُن سے کیا مراد ہے؟ کیا آج فتنہ وفساد کے اِس ماحول میں ہم بھی پہاڑوں پر پناہ لیں، غاروں یا گھروں میں اپنے آپ کو قید کر لیں؟ ہرگز نہیں۔ اِسلام رہبانیت کی اِجازت نہیں دیتا اور نہ ایسا ہر شخص کے لئے ممکن ہے۔ لہٰذا ہمیں ان آیات و احادیث میں غار اور پناہ کے مفہوم کو سمجھنا ہوگا۔ یہاں غار اور قید خانے سے مراد ایک ایسا ماحول ہے جو ایمان کو کفر و شرک اور فتنہ وفساد سے بچائے اور وہ ماحول باری تعالیٰ کے فضل و رحمت اور مدد و نصرت سے ہی میسر آ سکتا ہے۔

---

(۱) یوسف، ۱۲: ۳۳

غار، قید خانہ یا معاشرہ، اِنسان خواہ کہیں بھی زندگی گزار رہا ہو، جب وہ اَصحابِ کہف یا سیدنا یوسف علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مدد طلب کرتا ہے تو اُسے ہر جگہ پناہ میسر آتی ہے۔

جماعت سے وابستگی اِیمان کے بچاؤ کی ضمانت

اللہ جل جلالہ کی مدد و نصرت اور رحمت کا حصول ہی ولایتِ رحمٰن ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعدد احادیثِ مقدسہ میں کسی صالح اور صحیح العقیدہ جماعت میں شمولیت کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور ولایت کے حصول کے مترادف قرار دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

لَا یَجْمَعُ اللهُ هَذِهِ الْاُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ اَبَدًا. یَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاتَّبِعُوْا السَّوَادَ الاَعْظَمَ فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ۔[1]

''اللہ تعالیٰ اِس اُمت کو کبھی بھی گمراہی پر اِکٹھا نہیں فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت جماعت پر ہوتا ہے۔ پس سب سے بڑی جماعت کی اِتباع کرو اور جو اُس جماعت سے الگ ہوتا ہے وہ آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔''

اس جیسی متعدد احادیث مبارکہ موجود ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دورِ فتن میں ایمان کے تحفظ کے لیے جماعت میں شمولیت کو ضروری قرار دیا ہے۔ گویا کسی صالح اور صحیح العقیدہ جماعت کے ساتھ وابستگی ایسے ہی ہے جیسے غار میں پناہ لینا اور اپنے ایمان کو فتنوں سے محفوظ کرنا۔

جماعت سے وابستگی کی ضرورت کی وجہ یہ بھی ہے کہ موجودہ دور اِجتماعیت کا دور ہے۔ کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ دور اجتماعیت کی اس انتہا پر پہنچ چکا ہے کہ پوری دنیا سمٹ کر ایک گاؤں بن چکی ہے۔ یہاں ہر انفرادی جد و جہد بھی کسی نظام

---

(۱) حاکم، المستدرك على الصحيحين، ۱: ۱۹۹۔۲۰۱، رقم: ۳۹۱۔ ۳۹۷

کے تحت اجتماعی جد و جہد کا حصہ ہوتی ہے۔ اس دورِ فتن میں زندگی کے ہر شعبے کی طرح شیطان اور شیطانی قوتیں حق کے خلاف اجتماعی اور منظّم انداز میں برسرِ پیکار ہیں۔ باطل کبھی کلچر کے نام پر، کبھی جدت اور روشن خیالی کے عنوان سے، کبھی جمہوریت اور اظہارِ رائے کی آزادی کے موضوع سے، کبھی حقوقِ نسواں کا جھنڈا بلند کرکے اور کبھی دہشت گردی اور انتہا پسندی کا لیبل لگا کر سینکڑوں اِجتماعی کوششوں کے ذریعے حق اور اہل حق کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی جد و جہد کر رہا ہے۔ آج اہلِ حق علمی، فکری، نظریاتی اور اعتقادی بے شمار حملوں کی زد میں ہیں۔

ایسے دور میں محض اِنفرادی جد و جہد سے ایمان بچانا ناممکن ہے۔ اس اِجتماعی پرفتن دور میں تقویٰ کی آرزو ایک حسین فریب ہی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا دورِ حاضر کا تقاضا ہے کہ جیسے کفر اور شیطانی طاقتیں متحد ہو کر اِسلام کے خلاف جس جس سطح پر حملہ آور ہیں، اہلِ حق بھی اُن کے مقابلے میں ہر اُس سطح پر اِجتماعی جد و جہد کریں۔ اگر آج ہم اپنے اور اپنی آنے والی نسلوں کے اِیمان کا تحفظ چاہتے ہیں تو ہمیں کفر کے خلاف متحد ہو کر اِجتماعی جدوجہد کرنا ہوگی اور اِجتماعی جدوجہد ایک منظّم تحریک یا جماعت ہی کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالی نے بھی خیر اور بھلائی کے کام کو مل کر انجام دینے کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔(۱)

’’اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دُوسرے کی مدد کیا کرو۔‘‘

وِلایتِ رحمٰن کی حامل جماعت کا اِنتخاب

جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق اپنے اِرد گرد موجود جماعتوں اور تنظیموں کو دیکھتے ہیں تو ہمیں کئی جماعتیں نیکی اور خیر کی دعوت دیتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ان کی نمازیں، قرآن حکیم کی تلاوت اور دیگر اعمال بھی پرکشش ہوتے ہیں لیکن مقاصد میں فتنہ و فساد اور نفرت و کدورت پیدا کرنا شامل ہوتا ہے۔ ایسے میں سادہ لوح

(۱) المائدة، ۵: ۲

مسلمان کس تحریک، جماعت یا ادارے میں شمولیت اختیار کریں۔ ہم قرآن وحدیث کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کون سی شرائط ہیں جنہیں پورا کرنے والی جماعت، تحریک یا ادارے میں شمولیت نورِ ایمان بچا سکتی ہے۔ ذیل میں آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبویہ ذکر کی جا رہی ہیں جن سے بہترین جماعت کی شرائط اخذ کی جا سکتی ہیں۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (۱)

’’اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائیں اور بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔‘‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللهَ عزوجل يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (۲)

’’اللہ تعالی اِس اُمت کے لیے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اَشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (اُمت) کے لیے دین کی تجدید کرے گا۔‘‘

فسادِ اُمت کے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ یعنی کردار وعمل سے مضبوط تعلق رکھنے والی جماعت اور لوگوں کے اَجر کا ذکر کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (۳)

(۱) آل عمران، ۳: ۱۰۴

(۲) ابو داؤد، السنن، کتاب الملاحم، باب ما یذکر فی قرن المائۃ، ۴: ۱۰۹، رقم: ۴۲۹۱

(۳) بیہقی، کتاب الزہد الکبیر، ۲: ۱۱۸، رقم: ۲۰۷

''جس نے اُس وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھاما جب میری اُمت فساد میں مبتلا ہو چکی ہوگی تو اُس کے لیے سو شہیدوں کے برابر ثواب ہے۔''

اِن آیات و احادیث کی روشنی میں درجِ ذیل شرائط میسر آتی ہیں جن پر پوری اترنے والی جماعت، تحریک یا اِدارہ لوگوں کو ایمان کے تحفظ کی ضمانت دے سکتا ہے۔ اگرچہ قرآن و حدیث میں دیگر کئی شرائط کا بھی ذکر ہے مگر یہ تین بنیادی شرائط ہیں:

1. اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر
2. تجدید و اِحیاء دین
3. حضور ﷺ کی ذات اور اُسوہ سے پختہ تعلق

1. اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر

مادیت اور نفسانیت کا طوفان دین اور دینی اَقدار کے خلاف اَزل سے برسرِ پیکار ہے۔ گردشِ زمانہ کے ساتھ برائی غلبہ پاتی چلی جارہی ہے اور نیکی دبتی جارہی ہے۔ اخلاص و محبت میں کمی، حرص و ہوس میں اضافہ، دین کے محافظ طبقے کی بے عملی اور جہالت کے باعث معاشرے میں اَخلاقی اور رُوحانی اَقدار اپنا اثر کھو بیٹھتی ہیں۔ جب اَفرادِ معاشرہ کے ساتھ ساتھ دینی قوتیں بھی نتیجہ خیزی کے یقین سے عاری ہو جائیں تو معاشرہ کلی زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے دور میں وِلایتِ رحمٰن کی حامل تحریک یا جماعت وہی ہوگی جو ایک طرف نیکی اور خیر کی تبلیغ (اَمر بالمعروف) کا فریضہ سرانجام دے گی اور دوسری طرف اپنے عمل اور کردار کے ذریعے برائی کے خلاف جہاد (نہی عن المنکر) بھی جاری رکھے گی۔

ایک تجدیدی تحریک کتاب وسنت سے اپنا تعلق مضبوط رکھتی ہے۔ اس کی تبلیغ سے لوگوں میں پیار، محبت اور اخوت کو فروغ ملتا ہے؛ نفرتیں اور کدورتیں ختم ہوتیں ہیں۔ اَفرادِ معاشرہ کو مایوسیوں کے ان اندھیروں سے نکالنا، مٹی ہوئی جملہ اَقدار کو ہر ہر جہت

سے بحال کرنا، عقیدے و ایمان کے تحفظ سے لے کر معاشرے میں نیکی اور خیر کو غالب کرنے تک ہر ہر سطح پر باطل طاغوتی طاقتوں سے مسلسل جہاد کرنا ایک تجدیدی تحریک و جماعت کا ہی کردار ہو سکتا ہے۔

2. تجدید و اِحیاءِ دین

شیطانی طاقتوں کا حملہ صرف مذہبی، اَخلاقی اور روحانی اَقدار پر ہی نہیں ہوتا بلکہ مادی علوم وفنون میں تیز رفتار ترقی اسلام کے علمی وفکری دفاع کو کمزور کر دیتی ہے۔ اس کے اَفکار و نظریات اور تحقیق کو قدیم اور متروک سمجھا جانے لگتا ہے۔ یوں جدید عصری و سائنسی علوم اور اسلامی علوم میں ایک خلیج حائل ہو جاتی ہے جو دینی علوم کے ذخیرے کو کتب کا ڈھیر بنا دیتی ہے۔ عالم کفر اِسلام کے وجود اور اس کے ہر گوشے کو تنقید کا نشانہ بنا کر اسے نا قابلِ عمل دین ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

علمی وفکری پسماندگی کے ایسے دور میں ایک مجدد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے عطا کردہ علمی فیض وحکمت کے ذریعے اسلامی علم وتحقیق کو اَز سرِنو زندہ کرتا ہے۔ وہ اسلامی علوم وفنون کو عصری علوم کے نہ صرف برابر لا کھڑا کرتا ہے بلکہ اسلامی علوم کی فکری و نظریاتی برتری ثابت کرتا ہے۔ وہ قرآن وحدیث، تفسیر اور فقہ کے ساتھ ساتھ جدید عصری و سائنسی علوم پر بیک وقت مہارت رکھتے ہوئے اجتہاد کے دروازے کھولتا ہے اور دینی تعلیمات کو دورِ حاضر کی ضروریات کے مطابق قابلِ عمل بناتا ہے۔

3. حضور ﷺ کی ذات اور اُسوہ سے پختہ تعلق

مجددانہ جد و جہد کا طرۂ اِمتیاز نسبتِ مصطفیٰ ﷺ ہوتی ہے۔ جو تحریک یا جماعت حضور ﷺ کی نسبت کو دیگر سارے پہلوؤں پر غالب رکھ کر اسی سے اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا درس دیتی ہے اور اسی سے اَخلاقی و روحانی اَقدار کا نمونہ اَخذ کر کے کردار و عمل کا معیار متعین کرتی ہے وہی تجدیدی تحریک ہے۔ الغرض مجددانہ تحریک کے فکر و نظریہ

اور کردار وعمل کا مرکز ومحور ذاتِ مصطفیٰ ﷺ ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ کوئی بھی جماعت یا تحریک خواہ اس کے افکار ونظریات کتنے ہی اچھوتے اور دل لبھانے والے کیوں نہ ہوں اگر اُس تحریک یا جماعت کی ترجیحات میں تعلق بالرسالت نہیں اور اُس کے اَفکار ونظریات عشق ومحبتِ رسول ﷺ سے عاری ہیں تو اُس جماعت یا گروہ کا اِیمان مکمل نہیں۔ محبتِ رسول ﷺ اصلِ ایمان ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ○(۱)

’’اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کے نازل کردہ (قرآن) کی طرف آؤ اور رسول (ﷺ) کی طرف آجاؤ تو آپ منافقوں کو دیکھیں گے کہ وہ آپ (کی طرف رجوع کرنے) سے گریزاں رہتے ہیں۔‘‘

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔(۲)

’’تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے والد (یعنی والدین)، اُس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔‘‘

کس جماعت کی تجدیدی کاوِشیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں مقبول ہیں اور کون سی کوششیں اور محنتیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں مردود ہیں اس کے تعین کے لیے سب سے بڑی نشانی محبت وعشقِ رسول ﷺ ہے۔ قرآن و حدیث کی متعین کردہ یہ وہ شرائط یا تقاضے ہیں جن کی روشنی میں ہم کسی بھی تحریک یا جماعت کو

(۱) النساء، ۴: ۶۱

(۲) بخاری، کتاب الإیمان، باب حب الرسول ﷺ من الإیمان، ۱: ۱۴، رقم، ۱۵

مجددانہ تحریک سمجھ سکتے ہیں اور اس میں شمولیت کے ذریعے دین و ایمان کو محفوظ کر سکتے ہیں۔ اب ہم اس اَمر کا جائزہ لیتے ہیں کہ دورِ حاضر میں جاری تحریکوں اور جماعتوں میں کون سی تحریک یا جماعت اس مجددانہ کردار کی حامل ہے۔

تحریکِ منہاجُ القرآن کا تجدیدی کردار

ہر تحریک، جماعت اور گروہ اِس بات کا اِعلان کرتا ہے کہ وہ حق پر ہے، وہ دورِ حاضر میں تجدید و اِحیاءِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے؛ مگر جب حقیقت پسندی سے معاشرے میں موجود تحریکوں اور جماعتوں کو اِن شرائط پر پرکھتے ہیں تو ہمیں تحریکِ منہاجُ القرآن نہ صرف ولایت رحمٰن کی امین دِکھائی دیتی ہے بلکہ ان سب میں نمایاں اور ممتاز دکھائی دیتی ہے۔ یہ تحریک دین کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کے اعتبار سے یکتا ہے۔تحریکِ منہاجُ القرآن کی پچیس سالہ کارکردگی اِس کی تجدیدی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ منہاجُ القرآن کی کارکردگی کا اِحاطہ اس مختصر کتابچہ میں ممکن نہیں ہے۔ یہاں ہم مذکورہ بالا شرائط کی روشنی میں تحریکِ منہاجُ القرآن کی بعض خدمات کا مختصراً تذکرہ کرتے ہیں:

1. اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر
2. تجدید و اِحیاءِ دین
3. ذات و اُسوۂ مصطفیٰ ﷺ سے پختہ تعلق

1. تحریکِ منہاجُ القرآن اور اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر

تحریکِ منہاجُ القرآن سراپا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تحریک ہے۔ طبقاتِ معاشرہ میں ہر سطح پر اِصلاحِ اَحوال کی جدوجہد ہو یا روحانی اَقدار کا اِحیاء؛ غیر مسلم معاشرے میں نوجوانانِ ملت کی کردار سازی کا مرحلہ ہو یا ملک بھر میں قرآنی فکر کو عام کرنے کی کوشش؛ بدعقیدگی اور اِنتہا پسندی کے طوفان کا مقابلہ ہو یا اِسلام کے خلاف کفر

کی تہذیبی و ثقافتی یلغار کا جدید ذرائع سے دفاع؛ تحریکِ منہاجُ القرآن نیکی کے فروغ کے ہر محاذ پر مصروفِ عمل دکھائی دیتی ہے۔ ذیل میں ہم تحریکِ منہاجُ القرآن کی امر بالمعروف کی جدوجہد کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

(1.1) اُمت میں اَمر بالمعروف کے فروغ کی منظّم جدّوجہد

فتنہ وفساد کے اِس دور میں عالم کفر اِسلام پر نہ صرف اجتماعی طور پر حملہ آور ہے بلکہ جدید تقاضوں سے لیس ہو کر منظّم انداز میں اہلِ حق کو گمراہ کرنے کوشش کر رہا ہے۔ ایسے دور میں تحریکِ منہاجُ القرآن بھی نیکی اور خیر کے فروغ کے لیے منظّم انداز میں جد و جہد کر رہی ہے۔ یہ دورِ حاضر کا تقاضا بھی ہے کہ نیکی اور خیر کو غالب کرنے کے لئے معاشرے کے تمام طبقات کو ہر ہر سطح پر منظّم اور حکیمانہ انداز میں دعوت دی جائے تاکہ ہر شخص اپنے مزاج کے مطابق اپنی کوشش کو اِجتماعی عمل کا حصہ بنا سکے۔ ذیل میں ہم معاشرے کے مختلف طبقات کے لیے تحریکِ منہاج القرآن کی طرف سے کی جانے والی اِصلاحِ اَحوالِ اُمت کی جدوجہد کا جائزہ لیتے ہیں۔

(1.1.1) اِصلاحِ اَحوالِ اُمت

اِسلام کے وسیع تر فروغ، اُمتِ مسلمہ کے اِحیاء و اِتحاد اور اِصلاحِ اَحوالِ کے لیے قرآن وسنت کے عظیم فکر پر مبنی مصطفوی اِنقلاب کی ایسی عالم گیر جد و جہد، جو ہر سطح پر باطل، طاغوتی، اِستحصالی اور منافقانہ قوتوں کے اثر کا خاتمہ کر دے۔ یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کے حصول کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس منزل کے حصول کے لیے ضروری تھا کہ عالم گیر سطح پر لاکھوں اَفراد پر مشتمل ایک منظّم تحریک بپا کی جائے جو دیوانہ وار اِجتماعی جدوجہد سے نہ صرف (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) کے ذریعے اِصلاح اَحوالِ اُمت کا فریضہ سر انجام دے بلکہ دین کو غالب کرنے کے لئے قرآن وسنت کی فکر پر مبنی پُر امن اِنقلاب کے راستے کو بھی ہموار کرے۔

تحریکِ منہاج القرآن نے اِسی ضرورت کے پیشِ نظر نہ صرف ملک کے ہر ہر

ضلع، تحصیل، یونین کونسل اور وارڈ سطح تک تنظیمات کا جال بچھایا، بلکہ دُنیا بھر کے ۸۰ سے زائد ممالک میں دعوتی نیٹ ورک بھی قائم کیا۔ دنیا بھر میں قائم ان تمام مراکز میں دروسِ قرآن، محافلِ ذکر، محافلِ میلاد، شب بیداریوں، اِجتماعی مسنون اِعتکاف، تنظیمی تربیتی اِجتماعات اور لائبریریوں کے قیام کی شکل میں صبح و شام اِصلاحِ اَحوالِ اُمت کا کام کیا جا رہا ہے۔ خدمت و تبلیغِ اِسلام کے ضمن میں تحریکِ منہاج القرآن کی مساعی سے آگہی کے لیے www.minhaj.org ملاحظہ کریں۔

(1.1.2) معاشرے میں علماء کے وقار کی بحالی

علماء کرام معاشرے کا اہم اور مؤثر ترین طبقہ ہیں، جو معاشرے میں تبلیغِ دین کی ذِمّہ داری سنبھالے ہوئے اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حقیقی فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔ علماء کرام کو اس مشن میں شامل کرنے اور ان کی اِنفرادی جد و جہد کو عالمی سطح پر غلبہ دینِ حق کی بحالی کی جد و جہد کا حصہ بنانے کے لیے ''منہاجُ القرآن علماء کونسل'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 1989ء میں منہاج القرآن علماء کونسل کے زیر اِہتمام ملکی تاریخ کا علماء کا سب سے بڑا کنونشن منعقد ہوا، جس میں ہزاروں علما نے شرکت کی۔ اِس وقت ملک بھر کے متعدد اَضلاع اور تحصیلوں میں علماء کونسل کی تنظیمات قائم ہیں اور اِصلاحِ اَحوالِ اُمت اور غلبۂ دینِ حق کی بحالی کی جد و جہد میں مصروفِ عمل ہیں۔

(1.1.3) نوجوانوں کی عملی تربیت

نوجوانوں کے کردار اور اَہمیت کو کسی بھی معاشرے میں نظر اَنداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ وہ طبقہ ہے جو معاشرے کی ڈگر کو مکمل طور پر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نوجوانوں کو اِس عظیم تحریک کا حصہ بناتے ہوئے اُن کی صلاحیتوں کو مثبت سمت دکھانے کے لیے منہاجُ القرآن یوتھ لیگ کا باقاعدہ آغاز 30 نومبر 1988ء کو ہوا۔ منہاجُ القرآن یوتھ لیگ تحریکِ منہاجُ القرآن کا ہراول دستہ ہے۔ یوتھ لیگ دعوتی و تنظیمی، علمی و رُوحانی اور تعلیمی و تربیتی پلیٹ فارم پر اُمت مسلمہ کے نوجوانوں کو ایمان اور عملِ صالح کے ساتھ ساتھ تحریکی

اور انقلابی بنیادوں پر قوم کی رہنمائی کا فریضہ سر انجام دینے کے لیے تیار کر رہی ہے۔ اس سے وابستہ نوجوان اپنی تعلیمی و تدریسی اور معاشی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غلبۂ دینِ حق کی بحالی اور اُمتِ مسلمہ کے اِتحاد و اِحیاء کے لیے جد و جہد کر رہے ہیں۔

اِس فورم کے قیام کا مقصدِ اَوّلیں نوجوانوں کے سیرت و کردار کو اِس طرح تعمیر کرنا ہے کہ وہ دنیا کی اِمامت و قیادت کا فریضہ ادا کر سکیں اور معاشرے سے باطل، طاغوت، اِستحصال اور ظلم پر مبنی نظام کا خاتمہ کر دیں اور اُن کی جد و جہد کے نتیجے میں بالآخر پُر اَمن مصطفوی اِنقلاب کا سویرا طلوع ہو جائے۔

(1.1.4) طلباء کی مثبت تعمیری رہنمائی

ملک کی ترقی میں طلباء بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اُنہیں تشدّد اور غیر اَخلاقی سرگرمیوں سے محفوظ رکھنے اور اُن کے جذبات کو مثبت سمت فراہم کرنے کے لیے مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ (MSM) کے نام سے طلباء تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ تنظیم طلباء کی فلاح و بہبود، محفوظ اور روشن مستقبل کے لیے ملک گیر سطح پر یونیورسٹیز، کالجز، اسکولوں اور دینی مدارس میں سرگرمِ عمل ہے۔ ملک سے جہالت کے خاتمے اور علم کا نور عام کرنے، منشیات کے اِستعمال کی حوصلہ شکنی، بے راہ روی، فحاشی، عریانی اور مغربی تہذیب و ثقافت کے فروغ پذیر رُجحانات کو ختم کرنے اور طلباء کی توجہ تشدد دانہ طلبہ سیاست سے ہٹا کر تعلیمی، ملی اور قومی مقاصد کی جانب مبذول کرانا موومنٹ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

منہاج القرآن یوتھ لیگ اور مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ بارے مزید معلومات کے لیے اُن کی ویب سائٹ www.youth.com.pk ملاحظہ ہو۔

(1.1.5) خواتین میں دینی جد و جہد

ایک صالح اور پاکیزہ معاشرے کے قیام میں خواتین کا کردار بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اِسلام کی نظر میں اَمر بالمعروف و نہی عن المنکر مرد و خواتین دونوں کا فریضہ

ہے۔ موجودہ دور میں باطل طاقتوں کے مسلسل فریب اور پروپیگنڈے کے ذریعے مسلم خواتین کو اسلام کی عظیم روحانی، اَخلاقی اور اِنقلابی اَقدار سے دور کیا جارہا ہے، حقوقِ نسواں اور جدت پسندی کے نام پر نہ صرف ہمارے عائلی نظام کی بنیادوں کو گرایا جا رہا ہے بلکہ بلکہ اُمت کی سطح پر مسلم معاشرہ تنزلی کا شکار ہے۔ مغرب کے اِس پوشیدہ حملے سے خواتین کو محفوظ رکھنا یقیناً اُمتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔

عالمِ کفر کے اِن حملوں کے علاوہ ہمارے معاشرے میں مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات اور مذہبی پروگراموں میں خواتین کو شرکت کے مواقع میسر نہیں، عورتوں کے لیے دینی تعلیمی اِدارے پورے ملک میں نہایت قلیل ہیں، عوامی مذہبی اِجتماعات میں بھی باپردہ شرکت کا اِہتمام نہیں کیا جاتا، الغرض نہ صرف خواتین دین سیکھنے کے مواقع سے محروم ہیں بلکہ بالعموم مذہبی طبقہ ایسے مواقع پیدا کرنے کے بھی خلاف رہا ہے۔

موجودہ دورِ زوال کے درپیش چیلنجز کے پیشِ نظر خواتین کے کردار کی اَہمیت اور اُنہیں اُن کی ذمہ داریوں کا اِحساس دلانے کے لیے 5 جنوری 1988ء کو منہاج القرآن ویمن لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا تاکہ خواتین میں یہ شعور اُجاگر ہو کہ اِسلامی اَقدار کا تحفظ ہی اُن کے تحفظ کی ضمانت ہے اور اِسی صورت میں اِصلاحِ اَحوالِ اُمت، اِحیائے اِسلام اور تجدیدِ دین کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوسکتا ہے۔

تحریکِ منہاجُ القرآن نے ویمن لیگ کے ذریعے ملک بھر میں خواتین کو دینی تعلیمات کے نور سے آراستہ کرنے کے جدوجہد کا آغاز کیا۔ 1994ء میں تحریک کی زیرِنگرانی 'منہاج کالج برائے خواتین' کی بنیاد رکھی گئی۔ 13 سال کے عرصے میں جہاں اس کالج کے شعبہء حفظِ قرآن، ماڈل سکول، اور ووکیشنل اِنسٹیٹیوٹ میں سینکڑوں طالبات تعلیم حاصل کر چکی ہیں، وہیں اس کالج کی فیکلٹی آف شریعہ اور آرٹس سے سینکڑوں طالبات ایف اے سے لے کر ایم اے علومِ شریعہ تک تعلیم حاصل کر کے فارغ التحصیل ہو چکی ہیں۔

تعلیمی اِداروں کے قیام کے ساتھ ساتھ منہاج القرآن ویمن لیگ خواتین کے لیے مذہبی محافل کا صبح و شام اِنعقاد کرتی ہے۔ اِس کے علاوہ نمازِ جمعہ سے لے کر ہر سطح کی

مردوں کی مذہبی تقاریب میں باپردہ شرکت کا اِہتمام کر کے اُن کے دین سمجھنے کے راستے کو آسان کیا گیا ہے۔ منہاجُ القرآن ویمن لیگ کی نظامتِ دعوت کے تحت اِسلامی اَقدار کے فروغ اورخواتین میں قرآن فہمی کا شعور پیدا کر کے اُنہیں دین کے مختلف پہلوؤں سے رُوشناس کروانے کے لیے 'حلقہ ہائے عرفان القرآن' کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس وقت ملک بھر میں بیسیوں مقامات پر حلقہ جات ہو رہے ہیں، جن میں سینکڑوں طالبات زیرِ تعلیم ہیں اورقرآن و سنت کی تعلیم کے ساتھ ساتھ فکری، نظریاتی، روحانی اور اَخلاقی تربیت بھی حاصل کر رہی ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ کی جد و جہد سے آگہی کے لیے www.minhajsisters.com ملاحظہ فرمائیں۔

(1.1.6) اِسلامی قانون کی بالادستی کی جد و جہد

جس معاشرے میں ملکی قوانین اِیمان، حیاء اور اَخلاقی اَقدار کی حفاظت نہیں کرتے وہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت اثر پذیری کھو دیتی ہے۔ لٰہذا ملک کے حساس طبقے 'وکلاء' میں ملکی قوانین کو اِسلامی سانچے میں ڈھالنے اورقرآن و سنت کے نظامِ قانون کی بالادستی کا شعور پیدا کرنے کے لئے قائد تحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری (سابق پروفیسر پنجاب یونیورسٹی لاء کالج) کی قیادت میں مؤرّخہ 20 فروری 1997ء کو تحریکِ منہاجُ القرآن کے لائرز فورم اور پاکستان عوامی تحریک کے لائرز ونگ ''عوامی لائرز موومنٹ پاکستان (PALM)'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اِس کا نصب العین حسبِ ذیل قرار پایا:

- قرآن وسنت کے نظامِ قانون کی بالادستی
- فروغِ شعور
- اِنسانی حقوق کا تحفظ
- اَمن وسلامتی
- تحریک کے قانونی اُمور میں معاونت
- قانون کی حکمرانی
- وکلاء کے حقوق کا تحفظ
- اِحتساب
- قائدتحریک کی لاء تصانیف کا فروغ
- تحریک کو قیادت کی فراہمی

عوامی لائرز موومنٹ پاکستان (پام) کا نیٹ ورک مرکزی سطح سے تحصیلی سطح تک ہے۔ پام سے تقریباً 1000 وکلاء وابستہ ہیں۔ ملاحظہ ہو: www.palm.org.pk

(1.1.7) اِنسانی فلاح و بہبود کی جد و جہد

تحریکِ منہاج القرآن بنیادی اِنسانی ضروریات سے محروم اور مجبور طبقات کی ہر ممکن مدد کرنے اور اہلِ ایمان کو غریبوں، یتیموں، مسکینوں اور مستحق اَفراد کی مدد کرنے کی ترغیب دینے کو بھی امر بالمعروف کا حصہ سمجھتی ہے۔ قرآن مجید میں اِرشاد ہے:

آتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَ الْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّائِلِيْنَ وَ فِي الرِّقَابِ (البقره ۲ : ۱۷۷)

’’(اصل نیکی تو یہ ہے کہ) اللہ کی محبت میں (اپنا) مال قرابت داروں پر اور یتیموں پر اور محتاجوں پر اور مسافروں پر اور مانگنے والوں پر اور (غلاموں کی) گردنیں (آزاد کرانے) میں خرچ کرے۔‘‘

اِس مقصد کے حصول کے لئے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی گئی، جس کے قیام کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

- ملک گیر سطح پر بامقصد، معیاری اور سستی تعلیم کا فروغ
- صحت کی بنیادی سہولتوں سے محروم اَفراد کے لیے معیاری اور سستی طبی اِمداد کی فراہمی
- خواتین کے حقوق اور بہبود کے منصوبہ جات کا قیام
- بچوں کے بنیادی حقوق اور بہبود کے منصوبہ جات کا قیام
- یتیم اور بے سہارا بچوں کی تعلیم و تربیت اور رہائش کا بہترین بندوبست
- قدرتی آفات میں متاثرین کی بحالی
- بنیادی اِنسانی حقوق کے شعور کی بیداری کی عملی کوشش

❁ بیت المال کے ذریعے مجبور اور حق دار لوگوں کی مالی اِمداد

اِس وقت تک منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن متعدد شعبوں میں کروڑہا روپے کی اِمداد کر چکی ہے۔ تفصیلات کے لیے www.welfare.org.pk وزٹ کریں۔

(1.2) اِصلاحِ اَحوال کی عالمگیر جدوجہد

جاپان سے لے کر امریکہ تک ممالک میں بسنے والے اور خصوصاً ایشیاء سے جا کر آباد ہونے والے مسلمانوں کا سب سے اہم اور پریشان کن مسئلہ غیر مسلم معاشرے میں اپنی اَقدار کا تحفظ اور نئی نسل کے اِیمان کا بچاؤ تھا۔ بدقسمتی سے کافرانہ نظام اور ماحول میں رہنے اور دین اِسلام کے فہم و شعور کے مواقع میسر نہ آنے کے باعث اُن معاشروں میں پروان چڑھنے والی نئی نسل اِیمان کے نور سے محروم ہوتی چلی جا رہی تھی۔ مزید یہ کہ اُن میں سے بعض ممالک میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دینے والی جماعتیں اور علماء مقامی زبانوں اور جدید اندازِ تبلیغ سے عدم واقفیت کی بناء پر مؤثر تبلیغ سے محروم تھے۔

(1.2.1) دیارِ مشرق و مغرب میں اِسلامی اَقدار کا اِحیاء

اِن حالات میں تحریکِ منہاج القرآن نے دنیا بھر کے ۸۰ سے زائد ممالک میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت مضبوط تنظیمی اور دعوتی نیٹ ورک کے ذریعے پہنچائی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اُن ممالک کے دورے کر کے وہاں درسِ قرآن، درسِ حدیث، درسِ تصوف، محافلِ میلاد اور روحانی تربیتی اِجتماعات کے ذریعے مسلمانوں کے سینوں میں اِیمان کی شمع کو روشن رکھا۔ کبھی اِنٹرنیشنل ویمبلے کانفرنس کی شکل میں ۳۳ ممالک کے ۱۵۰ سے زائد علماء و شیوخ اور نمائندوں کی موجودگی میں یورپ میں روحانی اَقدار کے اِحیاء اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا علم بلند ہوتا ہے تو کبھی لندن میں عالمی محفلِ میلاد کے ذریعے دیارِ غیر میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن کی جاتی ہے؛ کبھی شیخ الاسلام ڈنمارک کے 'سنگلوز چرچ' میں پادریوں کو اِسلام کی حقانیت تسلیم کرواتے ہیں اور کبھی

لندن میں 'الہدایہ کیمپ' کے نام سے دُنیا بھر سے نوجوانوں کو جمع کر کے کئی روزہ تربیتی کیمپ کے ذریعے اُن کے کردار کو توبہ کے آنسوؤں سے دھوتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ دو دہائیوں سے زائد عرصہ کی مسلسل جد و جہد اور تبلیغِ دین کا اثر ہے کہ آج عالمِ کفر میں بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی اُمت کا ہر جوان اِسلام کی سربلندی کے لئے مصروفِ عمل دِکھائی دیتا ہے۔

(1.2.2) بدعقیدگی اور اِنتہا پسندی سے بچاؤ

دیارِ کفر میں اُمتِ مسلمہ کے نوجوان پر دُوسرا بڑا حملہ بدعقیدگی اور اِنتہا پسندی تھا۔ بہت سی تنظیمیں اور جماعتیں تبلیغ و جہاد کے نام سے ایک طرف حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے قلبی، حبی اور عشقی تعلق کو کاٹ رہی تھیں تو دُوسری طرف کافرانہ معاشرے میں جہاد کا ایسا فلسفہ پیش کر رہی تھیں جس سے اُس معاشرے میں بسنے والے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان نفرتیں پیدا ہو رہی تھیں اور نوجوانانِ ملت اِنتہا پسندی اور دہشت گردی کی طرف مائل ہو رہے تھے۔ اُن حالات میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ادب و محبتِ رسول ﷺ کا ایسا درس دیا کہ دیارِ غیر میں آج کا مسلم نوجوان مسلمانوں میں علم کے فروغ اور افرادِ معاشرہ کے کردار کی تعمیر کے لیے اپنی جان و مال سے ایسی جد و جہد کرتا دِکھائی دیتا ہے جس سے اُمتِ مسلمہ اپنا کھویا ہوا وقار بحال کر سکے۔ یہ اسی تبلیغ کا اثر ہے کہ دنیا بھر کے 80 سے زائد ممالک میں موجود تحریک منہاج القرآن کے نوجوانوں کی پہچان انتہا پسندی نہیں بلکہ امن پیار اور محبت ہے۔

(1.2.3) دُنیا بھر میں اِسلامک سنٹرز کا قیام

تحریکِ منہاج القرآن نے دنیا بھر میں دعوتِ دینِ حق کو فروغ دینے کے لئے صرف جلسے، جلوس، میلاد کانفرنسز اور سیمینارز ہی کا سہارا نہیں لیا بلکہ اُن ممالک میں مستقل بنیادوں پر موجودہ اور آئندہ آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بیسیوں تعلیمی مراکز، مساجد اور اِسلامک سنٹرز بھی قائم کئے۔ اُن اِسلامک سنٹرز میں نہ صرف باقاعدہ کلاسز کی شکل میں دینی و عصری علوم کی تدریس جاری ہے، بلکہ ہزاروں موضوعات پر مشتمل ڈاکٹر محمد

طاہرالقادری کی کتب وکیسٹس اور سی ڈیز پر مشتمل لائبریریاں بھی قائم ہیں۔ اِس وقت تک امریکہ، کینیڈا، برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی، ہالینڈ، بیلجیئم، ناروے، ڈنمارک، سویڈن، سپین، یونان، جنوبی افریقہ، آسٹریلیا، جاپان، ہانگ کانگ اور جنوبی کوریا سمیت متعدد ممالک میں 45 سے زائد اِسلامک سنٹرز تعلیم و تربیت اور تبلیغِ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ تحریکِ منہاج القرآن کی بیرونِ ممالک خدمات کی تفصیلات جاننے کے لیے www.minhajoverseas.com ملاحظہ فرمائیں۔

(1.3) رجوع الی القرآن کی ملک گیر مہم

جس دور میں ہمارا تعلق علوم و معرفت کے حقیقی سرچشمے قرآن وحدیث سے ٹوٹ چکا تھا، جب قرآن محض مُردوں کو اِیصالِ ثواب کرنے اور خطابات کے عنوانات کے لیے رہ گیا تھا، جس دور میں دشمن تو دشمن اپنے بھی اِسے محض اَخلاقیات کی کتاب سمجھنے لگے تھے، ایسے دورِفتن میں تحریکِ منہاجُ القرآن نے دُنیا کے تمام علوم کی قرآن سے تشریح و تبلیغ کا بیڑا اٹھایا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے نہ صرف اِسلام کے جملہ موضوعات، اِیمانیات، اِعتقادیات، فقہیات، سیاسیات، اَخلاقیات، عمرانیات، اِقتصادیات، نفسیات بلکہ دیگر سائنسی علوم اور موضوعات کو بھی قرآن سے واضح کیا ہے۔

تحریکِ منہاجُ القرآن نے تبلیغ کے لیے قرآن مجید کو ذریعہ اور وسیلہ بنا کر عوام الناس کا قصوں، کہانیوں اور غیر مستند ذرائع علم سے تعلق توڑا اور ہر بحث قرآن سے اَخذ کرکے ثابت کیا کہ قرآن ہر علم وفن کا منبع ہے۔ اِس سلسلے کی اِبتدا 1980ء میں شادمان کی رحمانیہ مسجد میں درسِ قرآن سے ہوئی۔ پھر ملک بھر کے ہر شہر میں دروسِ قرآن کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا گیا۔ پاکستان ٹیلی وژن کے پروگرام ''فہم القرآن'' میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے درسِ قرآن نے ملک بھر میں درسِ قرآن اور فہم القرآن دونوں کو پہچان عطا کی۔

2004ء میں قائدِ تحریکِ منہاجُ القرآن کے حکم سے نظامتِ دعوت نے قرآن کے آفاقی پیغام کو عام کرنے کے لیے ملک بھر میں دروسِ عرفان القرآن کا آغاز کیا۔ شیخ

الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے فیض یافتہ اور منہاج یونیورسٹی کے فارغ التحصیل اسکالرز نے ملک بھر میں دروسِ عرفان القرآن کا آغاز کیا اور یوں رجوع اِلی القرآن کی مہم ملک گیر سطح پر تبلیغی تاریخ میں ایک غیر معمولی باب کی شکل اختیار کر گئی۔ اس وقت اللہ کے فضل و کرم سے ملک بھر میں ایک سو سے زائد تحصیلی مقامات پر ماہانہ بنیادوں پر مخصوص وقت اور مخصوص مقام پر درسِ قرآن کا انعقاد کیا جا رہا ہے، اور اس میں ہر ماہ تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اِن شاء اللہ! آئندہ سال جون تک ان دروسِ قرآن کے پروگراموں کی تعداد دو سو (200) سے زائد ہو جائے گی۔

اِن دروسِ عرفان القرآن میں فنِ خطابت کے جوہر دکھانے کی بجائے باقاعدہ ایک کلاس کی شکل میں تسلسل سے قرآنی فکر پر مبنی درس دیا جاتا ہے۔ ان دروسِ عرفان القرآن میں عوام کی کثیر تعداد شرکت کر رہی ہے۔ اکثر دروسِ عرفان القرآن میں شرکاء کی تعداد ہزار سے بڑھ چکی ہے اور یوں ماہانہ کم و بیش 80 ہزار سے زائد اَفراد تک قرآن کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔ان دروس کی خاص بات یہ ہے کہ تمام دروس شہر کے بڑے بڑے ہالوں اور عوامی جگہوں پر منعقد کیے جا رہے ہیں۔ عوام الناس کی کثیر تعداد ان میں شرکت کر رہی ہے۔ ان دروس کی کامیابی کی ایک اہم وجہ صحیح قرآنی فکر کی تبلیغ و اِشاعت کے ساتھ ساتھ ڈیڑھ گھنٹے کا مقررہ دورانیہ ہے۔ ان دروسِ عرفان القرآن میں شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے متعین کردہ نصاب میں سے ترتیب وار دروس دیے جاتے ہیں اور آیاتِ مقدسہ کی روشنی میں عوام الناس کے عقائد کی اِصلاح کے ساتھ ساتھ اُنہیں اَخلاقِ حسنہ کی تعلیمات بھی دی جاتی ہیں۔

ان دروسِ قرآن میں سنی، شیعہ، دیوبندی، اہلِ حدیث اور دیگر تمام مسالک کے لوگ بغیر کسی امتیاز کے کثرت سے شرکت کرتے ہیں۔ ان شا اللہ یہ دروس معاشرے میں اَمن، بھائی چارے اور رواداری کو فروغ دینے میں اَہم سنگِ میل ثابت ہوں گے۔ اِن دروسِ عرفان القرآن میں اِسلامی تعلیمات کے اصل رُخ کو ایسا واضح کیا جا رہا ہے کہ دِلوں سے نفرتیں اور کدُورتیں ختم ہو رہی ہیں اور پیار، محبت اور اَمن و آشتی کو فروغ مل رہا

ہے۔ اِس قدر منظّم، مربوط، باقاعدہ اور وسیع دائرہ کار میں دروسِ قرآن کا اِنعقاد ملکی تبلیغی تاریخ کا ایک بڑا کارنامہ ہے۔ ان دروسِ قرآن کا اِنعقاد ترجیحاً تحصیلی ہیڈکوارٹر پر کیا جاتا ہے جب کہ بعض تحصیلوں میں مقبولیت کے باعث ایک سے زائد پروگرام بھی جاری ہیں۔

دروسِ قرآن دینے کے لیے خدمتِ دین اور اِشاعتِ اِسلام کے جذبہ سے سرشار نظامتِ دعوت کی ٹیم صبح و شام ہزاروں کلومیٹر کا سفر طے کر کے ملک کی سینکڑوں تحصیلوں میں بروقت درس دے کر ایک نئی تاریخ رقم کر رہی ہے۔ دروسِ قرآن کے ماہانہ شیڈول کے لئے www.minhaj.org ملاحظہ فرمائیں۔

(1.4) اَخلاقی و روحانی اَقدار کا اِحیاء

تحریکِ منہاجُ القرآن نے جس دور میں اپنی جد و جہد کا آغاز کیا اس دور میں معاشرے کی دوسری اَقدار کی طرح اَخلاقی و روحانی اَقدار بھی رُو بہ زوال تھیں۔ جہاں ایک طرف معاشرہ تمام اَخلاقی حدود پھلانگ چکا تھا، وہاں دُوسری طرف تصوّف اور رُوحانیت کا درس دینے والے مشائخِ عظام کی آنے والی نسلوں نے اُسے کاروبار بنا لیا تھا (اِلاّ ماشاء اللہ)۔ چودہ سو سالہ اِسلامی تاریخ میں جس طبقے نے اَخلاقی کمال کا معیار متعین کیا تھا اور انسانیت کو اخلاق کا درس دیا تھا وہ خود اس ورثے سے محروم ہوگیا۔ جادو، تعویذ گنڈے، جنات وعملیات نے باقاعدہ ایک دھندے کی شکل اختیار کر لی تھی۔ حتی کہ مسلمانوں کے کئی گروہوں نے تصوف و رُوحانیت کا کھلا انکار کر دیا اور سادہ لوح مسلمانوں کے لیے اِعتراضات کی بوچھاڑ میں اس نسبت کو قائم رکھنا مشکل ہوگیا تھا۔

ایسے دور میں تحریکِ منہاجُ القرآن نے اَخلاقی و رُوحانی اَقدار کے اِحیاء کے لیے علمی وعملی اور سائنسی بنیادوں پر جد و جہد کا آغاز کیا۔ شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دروسِ تصوف کے ذریعے تصوف کی ہر ہر جہت کی قرآن و حدیث سے مکمل وضاحت کی۔ اس وقت آپ کی کئی کتب علم تصوف کے مختلف گوشوں پر چھپ چکی ہیں۔ روحانی زندگی کے سفر کی مکمل گائیڈ بک 'سلوک وتصوف کا عملی دستور' تصوف پر اِسلامی

کتب کی تاریخ میں ایک عظیم اضافہ ہے۔

تصوف کے اِحیاء میں اس علمی کام کے ساتھ ساتھ تحریکِ منہاجُ القرآن نے عملی میدان میں جو کارنامہ سرانجام دیا وہ روئے زمین پر تجدید و اِحیائے دین کا دعویٰ کرنے والی کوئی جماعت نہ کرسکی۔ دنیا بھر میں تین روزہ و دس روزہ روحانی تربیتی کیمپوں کے اِنعقاد، ماہانہ اور ہفتہ وار شب بیداریوں میں محافلِ ذکر و رِقت آمیز دعاؤں اور سالانہ روحانی و تربیتی مسنون اِعتکاف کے ذریعے ایک مرکز پر ہزاروں طالبین، سالکین اور متلاشیانِ حق کی تربیت کا اِہتمام دنیا کی کسی بھی روحانی تحریک یا جماعت کے پاس نہیں۔ اِس سلسلے میں ملاحظہ ہو www.itikaf.com

اِس نظام العمل کی کامیابی کی روشن دلیل قائدِ تحریک اور کارکنانِ تحریک کا پاکیزہ کردار اور اَخلاق ہے۔ اِس دورِ فتن میں بھی کوئی بڑے سے بڑا دُشمن قائدِ تحریک یا کارکنانِ تحریک پر متعصب، فتنہ پرور یا مسلک پرست ہونے کا اِلزام نہیں لگا سکتا۔ یہ اِسی روحانی تربیت کا نتیجہ ہے کہ پچیس سالہ سفر میں ملک کی کسی بھی تنظیم، جماعت اور پارٹی سے بڑھ کر جلسے جلوس کرنے کے باوُجود ملکی اَملاک کے معمولی نقصان کا دھبہ اس کے کردار پر نہیں ہے۔

اَخلاقی و رُوحانی اَقدار کے اِحیاء کا تیسرا پہلو سائنسی ہے۔ علم تصوّف کے منکروں اور غیر مسلموں سے سائنسی زبان میں بات کر کے تصوف کو ایک اٹل حقیقت ثابت کرنے کا سہرا بھی تحریکِ منہاجُ القرآن کے سر ہے۔ شیخ الاسلام نے بیسیوں خطابات میں تصوف اور سائنس کے موضوع پر وہ دلائل دیے کہ کسی کو اِنکار کی جرأت نہ ہوسکی۔

(1.5) تبلیغِ دین کے لیے جدید ذرائع اِبلاغ کا اِستعمال

قائدتحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ نے اپنی مجددانہ بصیرت سے تبلیغِ دین کے لئے 26 سال قبل اُن جدید ذرائع کا اِستعمال شروع کر دیا تھا جو دعوت و تبلیغ کی دعویدار بڑی بڑی جماعتیں آج بھی نہیں کرتیں۔ ان جدید ذرائع میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

(1.5.1) پرنٹ میڈیا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کی سینکڑوں کتب کے علاوہ ہر ماہ تحریک کے مرکز سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کی انجام دہی کے لئے ماہنامہ منہاج القرآن، ماہنامہ دُخترانِ اسلام، ماہنامہ العلماء اور پندرہ روزہ شمارہ تحریک شائع ہو رہے ہیں۔ ماہنامہ منہاج القرآن ملک میں سب سے زیادہ شائع ہونے والا دینی میگزین ہے، جو اپنی اِشاعت کے 20 سال پورے کر چکا ہے۔ اِن مجلّہ جات کے ذریعے دنیا بھر میں اِصلاحِ اَحوال امت کے فریضے کی تکمیل کی جدوجہد جاری ہے۔ ماہنامہ منہاج القرآن اور دُخترانِ اِسلام کے لیے www.Minhaj.info ملاحظہ کریں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصانیف اور مجلّہ جات کی اِشاعت کے لیے مرکزی سیکرٹریٹ میں منہاج القرآن پبلیکیشنز کی زیرِنگرانی جدید مشینری سے لیس ایک مکمل پرنٹنگ پریس موجود ہے، جہاں کتاب کی پیسٹنگ سے لے کر بائنڈنگ تک کے تمام اُمور ماہر عملہ کی زیرِنگرانی تکمیل پذیر ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں قرآنِ مجید کی طباعت و اِشاعت کے لیے گزشتہ برس ایک نیا پریس بھی لگایا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو www.minhaj.biz

(1.5.2) الیکٹرانک میڈیا

جس دور میں مذہبی جماعتوں کے پیروکار TV اور VCR کو لعنت کہہ کر توڑ دیتے تھے، اُس دور میں تحریک نے آڈیو، ویڈیو کیسٹس اور پروجیکٹر کے ذریعے پوری دنیامیں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی دعوت کو فروغ دیا۔ زمانے نے ترقی کی تو تحریک نے بھی CDs، DVDs، کیبل نیٹ ورک اور پرائیویٹ ٹی وی چینلز کے ذریعے دنیا بھر میں اِسلامی تعلیمات کو فروغ دینا شروع کر دیا۔ اِس وقت پورے ملک میں بہت سے کیبل نیٹ ورک، بڑے بڑے TV چینلز اور بیرونِ ملک متعدد TV چینلز پر روزانہ سینکڑوں موضوعات پر درسِ قرآن جاری ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے 6000 سے زائد سینکڑوں موضوعات پر مبنی خطابات آڈیو، ویڈیو اور CDs کی شکل

میں دنیا بھر میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

(1.5.3) اِنفارمیشن ٹیکنالوجی

تحریکِ منہاج القرآن نسلِ نو کے اِیمان کی حفاظت اور اِسلامی تعلیمات کے وسیع تر فروغ کے لئے سائنسی اپروچ کے ساتھ مضبوط بنیادوں پر مصروفِ عمل ہے۔ اِس سلسلے میں جہاں تحریک کے مرکزی سیکرٹریٹ کے تمام دفاتر کو اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے کمپیوٹر سسٹمز کا ایک وسیع نیٹ ورک موجود ہے، وہاں دُنیا بھر میں بکھری مسلمان قومیت کو ایک لڑی میں پرونے، اُنہیں اِسلام کا نکھرا ہوا حقیقی چہرہ دِکھانے اور اِشاعتِ اِسلام کی غرض سے کی جانے والی تحریکِ منہاج القرآن کی جملہ مساعی کو اِنٹرنیٹ پر پیش کرنے کے لئے منہاج اِنٹرنیٹ بیورو کا قیام عمل میں آیا۔

1994ء میں www.minhaj.org نامی ویب سائٹ بنی، جسے کسی بھی آرگنائزیشن کی پہلی پاکستانی ویب سائٹ ہونے کا اِعزاز بھی حاصل ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان میں پڑھا لکھا طبقہ بھی اِنٹرنیٹ سے شناسا نہیں تھا۔ آج تحریک کی دو درجن سے زائد ویب سائٹس اِسلامی تعلیمات کے فروغ میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ حالیہ ترقی کی بدولت بحمدِ اللہِ تعالیٰ آج ہم اِس مقام پر ہیں کہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالمِ اِسلام کی سطح پر بھی تحریکِ منہاج القرآن کو آن لائن دُنیا میں صفِ اوّل میں پاتے ہیں۔ تفصیلی معلومات کے لئے www.minhaj.net ملاحظہ فرمائیں۔

تحریکِ منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کے چند دیگر اِستعمال یہ ہیں:

- الیکٹرونک ڈیٹا پروسیسنگ ڈیپارٹمنٹ، تحریک اور اُس کے جملہ فورمز کی ممبرشپ کے کمپیوٹرائزڈ ریکارڈ پر مبنی اِس شعبے کا آغاز 1989ء میں ہوا۔ اِس حوالے سے آئی ٹی کی فیلڈ میں تحریک کو ہم عصر دینی تنظیموں میں خصوصی اِمتیاز حاصل ہے۔
- فرید ملت ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ کے ریفرنس سیکشن میں موجود ہزاروں ڈیجیٹل کتب پر

مشتمل ذخیرہ تحقیقی مقاصد کے لئے ڈیجیٹل انسائیکلوپیڈیاز اور لغات

- جدید تحقیقی اُسلوب سے آشنائی اور آن لائن لائبریریوں کی ممبرشپ سے مُستفید ہونے کے لئے اِنٹرنیٹ کی سہولت
- علمی وفکری تعاوُن اور اپنے حقیقی مقام کے تعین کے لئے دُوسری اِسلامی تنظیموں اور تحقیقاتی اِداروں سے آن لائن روابط
- نظامتِ اُمورِ خارجہ کا دُنیا بھر میں موجود تحریکِ منہاج القرآن کی ذیلی تنظیمات سے تیز ترین رابطہ

2. تحریکِ منہاجُ القرآن اور تجدید و اِحیاءِ دین

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعے اِصلاحِ اَحوال کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ تحریکِ منہاجُ القرآن نے تجدید و اِحیاء دین کے میدان میں ہر ہر سطح پر وہ کار ہائے نمایاں سرانجام دیئے، جس کی مثال سابقہ کئی صدیوں میں نہیں ملتی۔

(2.1) اِسلام کا علمی وفکری دفاع

تحریکِ منہاجُ القرآن نے جس دور میں اپنے سفر کا آغاز کیا وہ امت مسلمہ پر علمی وفکری زوال کا دور تھا۔ دینِ اِسلام کے ہر ہر پہلو پر رکیق حملے ہو رہے تھے۔ سائنسی علوم کی تیز رفتار ترقی سے دینی اور عصری علوم میں وسیع خلیج پیدا ہو چکی تھی۔ دینی تعلیمی اِداروں میں سینکڑوں سال پرانا نصاب پڑھایا جا رہا تھا اور اہلِ علم اسی پر اِکتفا کرنے پر بضد تھے۔ دینی علم کی سہل اور جدید انداز میں اُردو زبان میں اِشاعت نہ ہونے کے برابر تھی جس کے باعث روایتی دینی علم مخصوص طبقے تک ہی محدود تھا اور وہ طبقہ اپنے محدود علم، دائرہ کار اور وسائل کے باعث اس کے روشن پہلو کی اشاعت نہ کر سکا۔ لہٰذا کبھی اس پر بنیاد پرستی کا الزام لگا اور کبھی دہشت گردی کا۔ ایسے دور میں تحریکِ منہاجُ القرآن نے اسلام کے علمی وفکری اِحیاء کے لیے تین سطحوں پر تجدیدی کام کا آغاز کیا۔

ایک طرف منہاج یونیورسٹی کی بنیاد رکھ کر برصغیر کی کئی سو سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ دینی و دنیاوی علوم کو یکجا کرکے تدریس کا آغاز کیا اور مستقبل میں دینی و دنیاوی علوم سے آراستہ نئی نسل کی تیاری کے کام کی بنیاد رکھ دی۔

دُوسری طرف شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی نے دنیا بھر میں اسلام کے علمی وفکری، نظریاتی و اِعتقادی، مذہبی و سیاسی، اَخلاقی و روحانی، معاشرتی و سماجی، معاشی و اقتصادی، عمرانی و سائنسی اور قانونی و تاریخی موضوعات پر ہزاروں لیکچر دیئے؛ جو آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کی صورت میں لاکھوں مقامات پر سنے اور دیکھے جا رہے ہیں۔ شیخ الاسلام نے دنیا کی متعدد یونیورسٹیوں میں طلباء کو ان موضوعات پر لیکچرز دیے اور آپ کے یہ لیکچرز دنیا کے متعدد ملکی و غیر ملکی ٹیلی ویژن چینلز پر نشر ہو چکے ہیں اور اس وقت بھی نشر ہو رہے ہیں۔

مجددانہ بصیرت کی تیسری جہت تحقیق و تدوین ہے۔ جس دور میں کسی ایک مستقل رسالے کی اِشاعت مشکل تھی ایسے دور میں شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مد ظلہ العالی کی اِسلام کے جملہ پہلوؤں - قرآنیات، اِعتقادیات، سیرت و فضائل، عبادات، تعلیمات، اِقتصادیات، فقہیات، روحانیات اور فکریات کے علاوہ قانون و سیاست اور اسلام اور سائنس کے موضوعات پر علمی فکری اور تحقیقی انداز میں تین سو سے زائد کتب دنیا کی مختلف زبانوں میں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ جب کہ ایک ہزار سے زائد مسودات ترتیب و تدوین کے مراحل میں ہیں۔ بلامبالغہ اِس قدر وسیع سطح پر علمی و فکری اور تحقیقی جہاد فقط مجددانہ بصیرت اور فیض سے ممکن ہے۔ سود کی حرمت پر کتاب لکھنا آسان ہے مگر بلاسودی نظام دینا مجدد و مجتہد ہی کا کام ہے۔ اسلام اور سائنس کے عنوان پر کتاب لکھنا اِتنا بڑا کام نہیں جتنا عظیم کارنامہ اِسلام کے ہر ہر علم کو جدید سائنسی اُصولوں پر منوا نا ہے۔ صرف صوفیاء کی کرامات بیان کرنا تصوف کی خدمت نہیں بلکہ ایک گنہگار شخص سے ولی کامل بننے تک تصوف کے جملہ مراحل کی گائیڈ بک فراہم کرنا مجدّد کے تصوف کے جملہ مراحل سے عملاً واقف ہونے کی تصدیق ہے۔

(2.2) تحریکِ منہاجُ القرآن کی تعلیمی خدمات

(2.2.1) منہاج یونیورسٹی

منہاجُ القرآن کے تعلیمی منصوبہ جات میں سب سے اہم منہاج یونیورسٹی کا قیام ہے۔ ۱۱۰ کنال کے وسیع رقبے پر منہاج یونیورسٹی کے پھیلے ہوئے اولڈ اور نیو کیمپس کا سنگِ بنیاد جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور کے نام سے ۱۹۸۶ء میں رکھا گیا، جب اِدارہ منہاجُ القرآن کی مرکزی باڈی نے اس عظیم تعلیمی منصوبے کو حتمی شکل دی اور فروغِ علم کے عظیم مشن کے حصول کی خاطر وسیع رقبہ اَراضی حاصل کیا گیا۔ الحمد للہ تعالیٰ! یہ دانش گاہ اپنے قیام کے چند سال بعد ہی اپنے منفرد و مؤثر نظامِ تعلیم و تربیت، اَعلیٰ کارکردگی اور اِمتیازی نظم و نسق کی بدولت یونیورسٹی کی حیثیت اِختیار کرچکی ہے۔ اس یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات علومِ اِسلامیہ عصریہ، علوم شریعہ اور جدید فنی وسائنسی علوم کی تعلیم و ترویج کا اَہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ کامرس، کمپیوٹر سائنس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے کورسز کا اِلحاق پنجاب یونیورسٹی سے ہے۔ جب کہ علومِ اسلامیہ اور علومِ شریعہ میں کالج آف شریعہ کی ڈگری (الشہادۃ العالمیہ) کو 1992ء سے نہ صرف ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) سے بطور ایم۔ اے اسلامیات و عربی کی ڈگری کی حیثیت سے منظوری حاصل ہے بلکہ مصر کی بین الاقوامی جامعہ الازہر سے **equivalence** حاصل ہے۔ مزید یہ کہ بغداد کی مستنصریہ یونیورسٹی نے منہاج یونیورسٹی کی الشہادۃ العالمیہ کو مساوی درجہ دیتے ہوئے مستنصریہ میں اَعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے تسلیم کیا ہے۔ ملکی اور بین الاقوامی یونیورسٹیوں کے ساتھ منہاج یونیورسٹی کی **affiliations/ collaborations** اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ اس کا نظامِ تعلیم اَعلیٰ اور معیاری ہے۔ منہاج یونیورسٹی چونکہ مختلف ڈگری پروگرامز پہلے سے ہی پنجاب یونیورسٹی سے اِلحاق کے تحت کرارہی تھی جنہیں **HEC** سے بھی منظوری حاصل تھی اور غیر ملکی یونیورسٹیاں بھی اس کی ڈگری کو تسلیم کرچکی تھیں۔ لہٰذا حکومتِ پنجاب سے رجوع کیا گیا کہ منہاج یونیورسٹی کو چارٹر کیا جائے۔ الحمد للہ! اس سلسلے میں حال ہی

میں سرخروئی حاصل ہوئی اور چارٹر کیس حکومتِ پنجاب کی کابینہ کی منظوری کے بعد پنجاب اسمبلی سے منظور ہوگیا ہے۔ کسی بھی دینی تحریک یا جماعت کی یہ واحد یونیورسٹی ہے جسے سب سے پہلے حکومت نے چارٹر دیا ہے، جس کے بعد یونیورسٹی نے ایم فل اور پی ایچ ڈی کی کلاسز کا بھی آغاز کر دیا ہے۔ یونیورسٹی کی ویب سائٹ www.tmu.edu.pk

(2.2.2) منہاج ایجوکیشن سوسائٹی

قائدِ تحریک منہاجُ القرآن نے پاکستان میں رائج تعلیمی نظام اور نصاب کو اِصلاح اَحوالِ اُمت میں سب سے بڑی رکاوٹ محسوس کیا اور فیصلہ کیا کہ ملک بھر میں ایسے تعلیمی اِداروں کا جال بچھایا جائے، جن سے اَفراد ملت کو دینی و دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ قومی و ملی شعور سے آراستہ کیا جائے۔ بلاشبہ یہ ایک بہت بڑا منصوبہ اور بہت بڑی ذمہ داری تھی، جس کی تکمیل کے لیے حکومتی وسائل بھی ناکافی ہوتے ہیں۔ قائدِ تحریک نے 1994ء میں پانچ مختلف سطحوں پر جامع تعلیمی منصوبہ کا آغاز کیا اور منہاج ایجوکیشن سوسائٹی (MES) کا قیام عمل میں لایا۔ آج الحمد للہ MES کے زیرِ اِہتمام ملک بھر میں ۵۷۲ سکول نئی نسل میں فروغِ شعور اور فکری و نظریاتی بے داری کے ساتھ ساتھ قومی ترقی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ منہاج سکولز سسٹم میں بنیادی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ طلباء کو معاشرے کا مفید شہری بنانے کے لیے سائنسی، طبی اور پیشہ وارانہ رہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔ ملک کے ہر گوشے میں MES کے تحت چلنے والے یہ تعلیمی اِدارے قائدِ تحریک کی تجدیدی خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ یہ ادارے فلاحِ اِنسانی کے ساتھ ساتھ فکری و نظریاتی سطح پر عظیم انقلاب کا پیش خیمہ ہیں www.minhaj.edu.pk

(2.3) شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی مجددانہ کاوشیں

تحریکِ منہاجُ القرآن کا ہر تعارف درحقیقت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہٗ العالی کا تعارف ہے۔ گزشتہ صفحات میں دُنیا بھر میں ان کی علمی و فکری اور اَخلاقی و روحانی اَقدار کے اِحیاء، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی دعوت کا دنیا بھر میں

منظّم فروغ، تبلیغِ دین کے لئے جدید ذرائع کا اِستعمال اور اِسلامی عقائد کے تحفظ اور عالمِ کفر کی طرف سے اِسلام پر ہونے والے حملوں کے دفاع کے سلسلہ میں اُن کی خدمات کا ذکر گزر چکا ہے۔ یہاں اُن کی مجددانہ جدوجہد کے چند اور پہلوؤں کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

(2.3.1) صدیوں تک کے لیے علمی ورثہ

حضورشیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کے مجددانہ کردار کا اندازہ ان کے اُس علمی وتحقیقی اورتجدیدی کام سے لگایا جا سکتا ہے جس نے انشاء اللہ صدیوں تک اُمتِ مسلمہ کی رہنمائی کرنی ہے۔ آپ کی 300 سے زائد کتب اور 6000 سے زائد خطابات کے عظیم وتحقیقی کا کے علاوہ مجددانہ بصیرت کا حامل شاہکار علمی وتحقیقی کام درج ذیل ہے

(2.3.1.1) عرفان القرآن

دینِ اسلام کی ہدایت و رہنمائی کا سب سے بڑا ذریعہ قرآنِ مجید ہے۔ اِسلام جب غیر عرب قوموں میں پھیلا تو قرآنِ مجید کا مفہوم سمجھنے کے لیے اس کے ترجمہ کی ضرورت پیش آئی۔ اِسی ضرورت کے پیشِ نظر گزشتہ کئی صدیوں سے اُردو زبان میں بہت سے تراجم کئے گئے۔ اُن میں سے بہت سے تراجم ایسے ہیں جو محض لفظی ترجمہ ہونے کے باعث اِشکال پیدا کرتے ہیں، جس سے اللہ ربُّ العزت کے کلام کے معنی ومفہوم تک صحیح رسائی نہیں ہو پاتی اور متعدد مقامات پر عقائد میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ آج تک تراجم تحریر وزبان کی روانی اور سلاست سے محروم ہیں۔ دورِ حاضر میں قرآنِ مجید کا ایسا کوئی ترجمہ موجودنہیں جو سائنسی اِعتبار سے سو فیصد درست ہو، چنانچہ غیرسائنسی تراجم کی بناء پر غیر مسلم مغربی طبقہ قرآنِ مجید کی حقانیت سے آ گاہ نہیں ہو پاتا۔

ایسے میں مجددِ دین وملت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلۂ نے عرفان القرآن کے نام سے قرآنِ مجید کے علمی، ادبی، تفسیری، اِعتقادی اور سائنسی پہلوؤں پر مشتمل شاہکار ترجمہ لکھا نہ صرف سلیس اور سادہ ہے بلکہ عام قاری کو تفسیر کی حاجت سے آزاد کر

دیتا ہے۔عرفان القرآن قرآنِ مجید کے تراجم کی تاریخ میں پہلا سائنسی ترجمہ ہے۔عرفان القرآن کے آن لائن مطالعہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں www.irfan-ul-quran.com

(2.3.1.2) سیرۃ الرسول

ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کی ایک اہم تجدیدی کاوِش ۱۴ جلدوں پر مشتمل اُردو زبان میں دُنیا کی سب سے بڑی کتاب 'سیرت الرسول' ہے۔ اِس کتاب میں علمی نظم کے جدید تقاضوں کے مطابق پہلی مرتبہ حضور ﷺ کی حیاتِ اقدس کے ہر ایک پہلو پر نہایت خوبصورت انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ دس جلدوں کی اِشاعت ہو چکی ہے، جبکہ بقیہ جلدیں زیرِ طباعت ہیں۔اس کا مقدمہ سیرت نگاری کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اِضافہ ہے، جس میں پہلی مرتبہ مطالعۂ سیرت کی عصری و بین الاقوامی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔آپ نے سیرت و فضائل النبی ﷺ پر 60 سے زائد کتب مزید بھی لکھی ہیں۔

(2.3.1.3) منہاج السوِی

قرآن اور سیرت پر تجدیدی کام کے ساتھ ساتھ علم الحدیث میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری وہ تحقیقی وتجدیدی کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں، جو کئی صدیوں تک اُمتِ مسلمہ کی علمی،فکری اور اِعتقادی رہنمائی کرتا رہے گا۔علمِ حدیث میں اِس قدر وسیع بنیادوں پر تحقیقی وتجدیدی کام اُمتِ مسلمہ میں چھ سات سو سال بعد ہو رہا ہے۔ بارہ جلدوں پر مشتمل احادیث کے فقید المثال مجموعہ 'عرفان السنۃ' پر تیزی سے کام جاری ہے۔ اِس عظیم علمی اور تحقیقی کام کی وُسعت کا اندازہ اِس اَمر سے لگایا جاسکتا ہے کہ 'المنہاج السوی من الحدیث النبوی' کے عنوان سے 1100 احادیث پر مشتمل ایک کتاب چھپ چکی ہے۔'المنہاج السوی' علم حدیث پر اپنے نظم، ابواب کی ترتیب، احادیث کی تخریج، مضامین اور خوبصورت ترجے کے لحاظ سے بے مثال کتاب ہے،جس کی مثال گزشتہ پانچ چھ صدیوں میں نہیں ملتی۔

(2.3.1.4) تفسیر منہاج القرآن

ترجمہ قرآنِ مجید، سیرت الرسول ﷺ اور علم حدیث کے علاوہ عصر حاضر میں اُمتِ مسلمہ کی صدیوں تک فکری و اِعتقادی اور علمی و سائنسی رہنمائی کے لئے بارہ جلدوں پر مشتمل تفسیر کا کام بھی جاری ہے۔ یہ تفسیر قرآنی علوم کا ایسا اِنسائیکلوپیڈیا ہوگی جو نسلوں تک اِنسانیت کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے گی۔ تفسیر کے باب میں یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ صرف سورۂ فاتحہ کی تفسیر پر پانچ جلدیں الگ مرتب ہو رہی ہیں۔

(2.4) عقائدِ اِسلامی کا علمی دفاع

تحریکِ منہاجُ القرآن کی تجدید و اِحیاءِ دین کے سلسلہ میں سب بڑی جدوجہد عقائدِ اِسلامی کا حقیقی دِفاع اور اُن کا فروغ ہے۔ جس دور میں تصورِ توحید بدل چکا تھا، عقیدۂ رسالت کی ہر ہر جہت پر کفر و شرک کے فتووں کا بازار گرم تھا، بدعت کے تصور کے سہارے شعائرِ اسلام کی نفی کی جا رہی تھی، ایصالِ ثواب کے عقیدے سے اِنکار کے ساتھ ساتھ بندگانِ خدا کی مغفرت کے لئے دعا کو ناجائز کہا جا رہا تھا، حضور ﷺ سے تعلق کو کمزور کرنے کے لیے میلادُ النبی ﷺ کو شرک قرار دیا گیا تھا؛ کئی بدبخت آمدِ سیدنا مہدی علیہ السلام کے عقیدے کا سہارا لے کر اِعلانِ مہدیت کر چکے تھے اور بعض ختمِ نبوت کے معنی کی من مانی تشریح کر کے دعویٔ نبوت کو بھی جا پہنچے تھے، ایسے دورِ فتن میں شیخ الاسلام نے عقائد کی اِصلاح کے لئے علمِ حق بلند کیا۔

(2.4.1) عقیدۂ توحید اور تصورِ شرک کی وضاحت

دعوت و تبلیغ کے علمبردار توحید اور شرک کے نام پر عقائدِ اِسلامی اور خصوصاً عقیدۂ رسالت کی جڑیں کاٹنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ معمولی سے معمولی عمل کو شرک قرار دے کر پوری قوم اور ملتِ اِسلامیہ کو کافر و مشرک قرار دینا اپنے تئیں عقیدۂ توحید کی بہت بڑی خدمت تھی۔ ایسے دور میں پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ایک طرف عوامی سطح

پر ہزاروں اِجتماعات میں علماء اور طلباء سے دراساتِ قرآن میں عقیدۂ توحید اور تصورِ شرک کی حقیقی وضاحت کی اور دُوسری طرف کتابُ التوحید، شہادتِ توحید اور عقیدۂ توحید اور حقیقتِ شرک کے عنوان سے ضخیم کتب لکھ کر عقیدۂ توحید کو اِلتباسات سے نکالا۔

(2.4.2) پاسبانِ ختمِ نبوت

شیخ الاسلام نے عقیدۂ ختمِ نبوت کی پاسبانی کا فریضہ سر انجام دیتے ہوئے حضور ﷺ کی سنت کے مطابق نہ صرف قادیانیوں کے مباہلے کا چیلنج قبول کیا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی دِماغی کیفیات اور جھوٹے دعویٰ ہائے نبوت پر کتب تحریر کر کے اور پوری دُنیا میں اِجتماعات اور کانفرنسز کے ذریعے اُنہیں اپنے دِفاع پر مجبور کر دیا۔

(2.4.3) آمدِ سیدنا اِمام مہدی علیہ السلام کے متعلق غلط فہمیوں کا اِزالہ

سیدنا اِمام محمد مہدی علیہ السلام کی آمد کے عقیدے پر اُمتِ مسلمہ کے طبقات میں صدیوں سے غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ ایک طبقہ طوِیل مدت سے اِمام مہدی علیہ السلام کے اِستقبال کی تیاری میں ہے جبکہ دُوسرے کئی اَفراد نے خود مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے سالہا سال کی تحقیق کے بعد قرآن و سنت کی روشنی میں سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام کی شخصی صفات، اُن کی آمد کے زمانہ کے حالات و واقعات اور متوقع آمد کے سال تک کی وضاحت کر کے جملہ شکوک وشبہات رفع کر دیئے۔

(2.5) اُمتِ مسلمہ کی ہمہ جہت رہنمائی

جب ہم اِسلامی تاریخ میں مجدّدین کی خدمات پر گہری نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ہر مجدّد نے اپنے دور میں جب تجدیدِ دین کا فریضہ سرانجام دیا تو اُس نے عصری تقاضوں کو ضرور سامنے رکھا۔ ہر دور میں اسلام کے جس شعبۂ زندگی میں زوال آیا مجدّدِ دین نے اُسی کی اَقدار بحال کیں۔ کسی نے علمی سطح پر تجدیدی خدمات سرانجام دیں تو کسی نے مٹتی ہوئی روحانی اقدار کو پھر سے بحال کیا۔ کسی نے سیاسی نظامِ سلطنت میں

اِسلامی اَقدار کے دفاع کا کام کیا تو کسی نے عقائدِ اِسلامیہ کا دفاع کیا۔ بے شک وہ مجدّدین علم وعمل، تقویٰ وطہارت اور خَیرُ الْقُرُون (بہترین زمانہ) کی نسبت کے باعث اَعلیٰ و افضل اور بلند رتبہ رکھتے ہیں۔ لیکن دورِ حاضر میں دینِ اِسلام پر طاری ہونے والا ہمہ جہت زوال اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دورِ حاضر کا مجدّد ہر ہر جہت سے اِسلام کا دفاع کرے۔ اللہ رب العزت نے حضور شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کو اپنے دور میں طاری ہمہ جہت زوال سے مقابلہ کے لیے ہمہ جہت صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ جن کے ذریعے دینِ اسلام کے علمی، فکری، اَخلاقی، روحانی، معاشی، معاشرتی الغرض ہر پہلو پر تجدید و اِحیاء کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

(2.6) فریدِ ملت ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ

تحریکِ منہاج القرآن کتاب وسنت کے اِنقلابی فکر پر مبنی ایک عالم گیر تجدیدی تحریک ہے، جسے صدیوں تک اُمتِ مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اُمتِ مسلمہ کو علمی وفکری اور تحقیقی میدان میں درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لئے دسمبر 1987ء میں فریدِ ملت ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ کی بنیاد رکھی۔ یہ اِنسٹیٹیوٹ محض 19 سال سے بھی کم عرصہ میں 300 سے زائد کتب کی اِشاعت کرتے ہوئے اُمتِ مسلمہ میں غیر معمولی مقام حاصل کر چکا ہے۔ اِس اِنسٹیٹیوٹ کی لائبریری، نقل نویسی، تحقیق و تدوین، تصنیف و تالیف، ترجمہ، ادبیات، کمپوزنگ، ڈیزائننگ، خطاطی اور اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں بیسیوں ریسرچ اسکالرز و دیگر سٹاف صبح و شام مصروفِ عمل ہیں۔ اِس ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ میں دُنیا کے جدید ترین ریسرچ کے ذرائع اِستعمال کئے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو: www.research.com.pk

(2.7) فقہی میدان میں اِجتہادی خدمات

دورِ حاضر میں اُمتِ مسلمہ کی اکثریت جس فقہ پر عمل پیرا ہے دشمنانِ دین نے اُس کی حیثیت مشکوک بنا دی تھی۔ علم حدیث کے دعوے داروں نے فقہ حنفی کو رائے یا

خیال کا علم قرار دے دیا تھا۔ ایسے میں شیخ الاسلام نے اپنی سالہا سال کی تحقیق سے مجدّدِ دین و ملت، بانئ فقہ حنفی اِمام اَعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی اِمام الائمہ فی الحدیث کی حیثیت کو تسلیم کروایا۔ یوں سب سے بڑے فقہی مکتبِ فکر کا دورِ حاضر میں حقیقی دِفاع کا فریضہ ادا کیا۔

اِسلامی حدُود کے دفاع میں عدالتِ عظمیٰ میں رجم کی سزا کو حد قرار دینے میں مرکزی کردار ادا کیا۔ اِس کے علاوہ فقہی اور اِجتہادی فکر پر کتب بھی تحریر فرمائیں۔

(2.8) اِسلام کے معاشی نظام کا تحفظ

اِسلامی جمہوریہ پاکستان میں ایسا وقت بھی آیا کہ جب اَربابِ اِقتدار نے اِسلام کی معاشی اَقدار کو کچلتے ہوئے یہاں تک کہا کہ اِسلام کے پاس سود سے پاک معاشی نظام نہیں ہے۔ سرزمینِ پاکستان سے اسلام کے معاشی نظام کا دفاع کرتے ہوئے ایک ہی آواز اُبھری، جس نے حکمرانوں کے سامنے بلاسود معاشی نظام پیش کر کے اُنہیں مناظرے کا چیلنج دیا۔ یہ شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی کی مجدّدانہ تحقیق و بصیرت تھی کہ اس کے بعد کسی کو اسلام کے معاشی نظام کے خلاف آواز اٹھانے کی جرات نہ ہوئی۔ علاوہ ازیں آپ نے اِسلامی نظامِ معیشت کو باقاعدہ خطابات اور دروس کا موضوع بنایا اور تمام معاصر اِعتراضات کا شافی جواب دینے کے لیے اسلام کے معاشی نظام پر مستقل کتاب لکھی۔

www.tahir-ul-qadri.com

3. تحریکِ منہاجُ القرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق کی پختگی

اِس حقیقت سے کوئی اِنکار نہیں کر سکتا کہ جس دور میں تحریکِ منہاجُ القرآن نے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شمع روشن کرنے کا عزم کیا اُس دور میں اس عقیدے کے پاسبان بے بسی کی زندگی گزار رہے تھے۔ بعض گمراہ فرقوں نے شرک و بدعت کے نام پر ایسا طوفان مچا رکھا تھا کہ عقیدۂ رسالت کا علمی دفاع مشکل دکھائی دیتا تھا۔ ایسے دور میں تحریکِ منہاجُ القرآن نے عشق و محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقیدے کا علمی و فکری اور عملی میدان میں

ہر سطح پر دفاع کر کے دنیا بھر سے بدعقیدگی کے طوفان کا رُخ موڑ دیا۔

(3.1) عقیدۂ رسالت کا علمی و عملی دفاع

عالمِ کفر اِسلام کی اِبتدا سے ہی اِس جد و جہد میں مصروف ہے کہ کسی طرح رُوحِ محمد اِسلام کے بدن سے نکال دی جائے، عالمِ کفر کی اِنہی سازشوں کے باعث ملک کے طول و عرض میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس مناظروں کا موضوع بن چکی تھی، حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات، علم، شفاعت، توسل اور اِستعانت کی شانوں کا نہ صرف کھلا اِنکار کیا جا چکا تھا بلکہ دُشمنانِ رسول انہیں شرک قرار دیتے، کہیں میلادُ النبی ﷺ کے عقیدے کو بدعت قرار دیا جاتا تو کہیں محفلِ نعت اور ذکرِ رسول ﷺ پر فتویٰ زنی کی جاتی۔ الغرض عقیدۂ رسالت ہر جہت سے دُشمنانِ اسلام کے حملوں کی زد میں تھا۔

ایسے میں قائدِ تحریکِ منہاجُ القرآن مجددِ دین و ملت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہٗ نے پاسبانی کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے تحریر، تقریر، مناظرے اور مباہلے ہر میدان میں کفر کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آپ نے علمی و فکری اور عملی سطح پر محبتِ رسول کو ایک تحریک کی شکل دے کر ایسی جد و جہد کا آغاز کیا کہ نہ صرف پاکستان کے طول و عرض بلکہ دُنیا بھر میں ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کا غلغلہ مچ گیا۔

آپ نے ایک طرف عقیدۂ رسالت کے باب میں حیاۃُ النبی ﷺ، میلاد النبی ﷺ، مسئلہ اِستغاثہ، عقیدۂ شفاعت، توسل، علمِ غیب اور حقیقتِ توحید و رسالت جیسے موضوعات پر 60 سے زائد کتب تحریر فرما کر علمی بدعقیدگی کے طوفان کا رُخ موڑا تو دُوسری طرف ورفعنا لک ذکرک کے فیض سے دامن بھر کر سیرت و میلاد، فضائل و شمائل اور خصائصِ نبوی ﷺ جیسے سینکڑوں موضوعات پر ہزاروں کی تعداد میں خطابات فرما کر عقیدۂ رسالت کا ایسا دفاع کیا کہ مُنکرینِ ذکرِ رسول بھی سیرت و میلاد کانفرنسوں کے اِنعقاد پر مجبور ہو گئے۔ یہ تحریک منہاج القرآن کی 26 سالہ جدوجہد کا نتیجہ ہے کہ جہاں ماہِ میلاد میں مساجد میں چند پروگراموں کا اِنعقاد غنیمت سمجھا جاتا تھا۔ اب وہاں ملک کے بڑے

بڑے شادی ہالوں، کھلے میدانوں اور گھروں میں پورا سال ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں محافلِ میلاد منعقد ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں منہاج القرآن کو یہ اِعزاز حاصل ہے کہ گزشتہ 22 سال سے دُنیا کی سب سے بڑی محفلِ میلاد منعقد کرواتی ہے، جس میں حضور ﷺ کی آمد کی خوشی میں ہزاروں جانور قربان کرتے ہوئے شرکاء کے لیے ضیافت کا اِہتمام کیا جاتا ہے www.deenislam.com پر اِس عالمی محفلِ میلادُ النبی ﷺ کو براہِ راست نشر بھی کیا جاتا ہے۔

(3.2) گوشہء درود کا قیام

حضور نبی اکرم ﷺ سے عشق و حبی تعلق کا فروغ تحریکِ منہاج القرآن کا طرۂ اِمتیاز ہے۔ تحریک نے اپنے 26 سالہ سفر میں ایسا ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کیا ہے کہ تحریکِ منہاج القرآن کو رسول نما (یعنی رسول اللہ ﷺ کی طرف لے جانے والی) تحریک ہونے کا اِعزاز حاصل ہے۔ تحریکِ منہاج القرآن کو یہ اِعزاز بھی حاصل ہے کہ روئے زمین پر حرمین شریفین کے بعد تحریکِ منہاج القرآن کے مرکز میں ''گوشہء درود'' ایک ایسی جگہ ہے جہاں 24 گھنٹے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں درودِ مبارک پڑھا جا رہا ہے۔ اِس گوشہء درود میں ہر لمحہ 18 افراد روزے کی حالت میں قرآنِ مجید اور درود پاک پڑھتے رہتے ہیں۔ پوری دنیا سے حضور ﷺ کے عاشق دس دس دنوں کے لئے حاضر ہوکر روزے کی حالت میں ہمہ وقت درود شریف پڑھتے ہیں۔ یوں ہر ماہ شیڈول کے مطابق 54 افراد ہر لمحہ حضور کی بارگاہ درود پاک پہنچاتے رہے ہیں۔ اِس کے علاوہ پوری دُنیا میں کارکنانِ تحریک گھروں، دفاتر اور مساجد میں اِجتماعی طور پر لاکھوں کی تعداد میں درود پاک پڑھ کر گوشہء درود میں بھیجتے رہتے ہیں۔ گوشہء درود کی فاصلاتی ممبرشپ کے حصول اور درود شریف بھیجنے کے لئے ملاحظہ فرمائیں www.gosha-e-durood.com

تحریکِ منہاجُ القرآن ...... وِلایتِ رحمٰن کی اَمین

پچیس سال کے عرصہ میں تحریکِ منہاجُ القرآن کی اِس قدر وسیع خدمات اور حضور شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی ہمہ جہت مجدّدانہ جد و جہد اس بات کی مظہر ہے کہ یہ سارا کام محض اللہ کے فضل و کرم اور اس کے حبیب ﷺ کی عطائے خاص سے ہی ممکن ہے۔ یہ **يَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ** کا اُلوہی فیض ہے، جس کی بدولت دنیا کی پیدا کردہ ہزارہا مشکلات اور رکاوٹوں کے باوُجود یہ تحریک تیزی سے ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ اِس تحریک پر حضور سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور جملہ اَولیائے کرام کی نگاہِ کرم ہے کہ اِس قدر مخالفت و دُشمنی کے باوُجود فروغ پذیر ہے اور اِس کے دُشمن خس و خاشاک کی طرح بہہ رہے ہیں۔

دعوتِ فکر و عمل

معزز قارئین! تحریکِ منہاج القرآن کی نظامتِ دعوت نے اِس مختصر تعارُف کے ذریعے اِس دورِفتن سے نجات پانے اور اپنے اور آئندہ آنے والی نسلوں کے ایمان کے تحفظ کے لیے ایک سوچ، فکر اور واضح لائحہ عمل آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اگر آپ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ دورِ حاضر دورِفتن ہے اور آج ولایتِ رحمٰن کی پناہ کے بغیر ہم اپنے دین و ایمان کو محفوظ نہیں رکھ سکتے اور اس اَمر سے بھی متفق ہیں کہ کفر کے اِجتماعی نظام سے اِجتماعی طور پر مقابلہ کرنے کے لیے ولایتِ رحمٰن کی حامل تحریک یا جماعت سے وابستگی ضروری ہے تو ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ آئیں! تحریکِ منہاجُ القرآن میں شمولیت اختیار کریں۔ اس تحریک کے ذریعے اِن شاء اللہ آپ کو نہ صرف ولایتِ رحمٰن کا فیض میسر آئے گا بلکہ فتنہ و شر کے خلاف اِجتماعی جد و جہد کا حصہ بن کر اِیمان کے تحفظ کی ضمانت بھی میسر آئے گی۔

اگر آپ تحریکِ منہاجُ القرآن کے فکر کو درست اور اُس کے کارکنوں کو اہلِ حق سمجھتے ہیں تو آئیں! اللہ تعالٰی کے حکم - وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (نیکی اور

پرہیزگاری (کے کاموں) پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو) - کے مطابق معاشرے میں خیر اور بہتری کے اِس کام میں اپنی جد و جہد کو بھی شامل کریں۔

تحریکِ منہاجُ القرآن میں شمولیت نہایت آسان اور سادہ ہے۔ آپ مرد ہیں یا عورت، عمر کے جس حصہ میں بھی ہیں، زندگی کے جس شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں، آپ اپنے منصب اور مزاج کے لحاظ سے اس دینی جد و جہد کا حصہ بن سکتے ہیں۔ مَردوں کے لیے ''تحریکِ منہاجُ القرآن''، خواتین کے لیے ''منہاجُ القرآن ویمن لیگ''، علماء کرام کے لیے ''منہاجُ القرآن علماء کونسل''، سماجی و اِنقلابی مزاج رکھنے والوں کے لیے ''پاکستان عوامی تحریک''، نوجوانوں کے لیے ''منہاجُ القرآن یوتھ لیگ''، فلاحِ انسانیت کا درد رکھنے والوں کے لیے ''منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن''، وکلاء کے لیے ''منہاج لائرز فورم'' اور طلباء کے لیے ''مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ'' کے دروازے آپ کے لیے ہمہ وقت کھلے ہیں۔

اِس تعارُف کے آخر میں ممبرشپ فارم موجود ہے۔ آپ اسے پُر کر کے تحریک کے قریبی دفتر یا مرکزی دفتر واقع 365، ایم بلاک، ماڈل ٹاؤن لاہور کو اِرسال کریں اور اِصلاحِ احوالِ اُمت اور غلبۂ دینِ حق کی بحالی کی اِس جد و جہد میں تحریکِ منہاج القرآن کے لاکھوں کارکنوں کے شانہ بشانہ بقدرِ خویش اپنی صلاحیتیں خدمتِ اِسلام کے لئے وقف کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ ﴿آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ﴾

تحریکِ منہاجُ القرآن

365 ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700

فون:042-111-140-140، فیکس: 042-5168184

ویب سائٹ: www.minhaj.org

اِی میل: tehreek@minhaj.org